نام کتاب	قیمت
دستور النجات عن مصائب الحمیات - اقسام تپ مع علاج بقاعدہ یونانی و ڈاکٹری مصنفہ حکیم اصغر حسین -	۵ر
جواہر النفیس - فی شرح ارجوزۃ شیخ الرئیس عربی با ترجمہ اردو از حکیم محقق ابو عبد العزیز محمد بٹالوی مترجم و شارح کاغذ سفید ولایتی -	عہ
طب نبوی - انتخاب علاج احادیث نبوی سے مولفہ حافظ اکرام الدین -	۲ر
رموز الحکمت - علامات سے شناخت انجام نیک و بد مع تدابیر مولفہ حکیم رجب علی	۲ر
معالجات احسانی - دلائل تشخیص مع علاج مولفہ حکیم احسان علی کاغذ حنائی -	[illegible]
مرکبات احسانی - بطور قرابادین کے بترتیب حروف تہجی از حکیم احسان علی -	۶ر
رسالۂ قارورہ - نہایت عمدہ رسالہ حکیم غلام یحیےٰ -	۱ر
عجالۂ مسیحی - معالجہ امراض وبائی و ہیضہ موسمی مولفہ حکیم سید محمد ولی -	۱ر
تریاق ہیضہ مصنفہ حکیم سید علمدار حسین	۱ر
رسالہ معالجۂ تپ لرزہ از علمدار حسین صاحب	۲ر
کیمیاے عناصری - ترجمہ قرابادین قادری مترجمہ حکیم نور کریم -	[illegible]
ترجمہ ذخیرۂ خوارزم شاہی - کلیات و معالجات طب مین اعلے درجہ کی کتاب مشہور عام ہے اس کا ترجمہ اردو کامل پورے دس حصہ مین منجانب مطبع حکیم ہادی حسین خان نے بہت سلیس اردو مین فرمایا -	عہ
امرت ساگر اردو - مجربات علاج بید کے مترجمہ پنڈت پیارے لال مرحوم -	عہ
مجموعۂ میزان الطب اردو مع پنج رسالہ نفیس دیگر مترجمہ حکیم صادق علی -	۸ر
اکسیر الامراض - مصنفہ حکیم سید علمدار حسین	۸ر
مطلوب الطالبین - خطوط استعلاجی -	[illegible]
مجربات بشیر - علاج قوت باہ از حکیم بشیر احمد	۲ر
اردو ترجمہ دستور العلاج - فن طب مین نہایت جامع و نافع کتاب ہے جملہ ابواب طب حفظ صحت و امراض و علاج اسمین مذکور ہین	عہ
اردو ترجمہ قانونچہ عربی مع رسالہ قبریہ حامل المتن اور فقرہ فقرہ کا علحدہ ترجمہ گویا عربی قانونچہ پڑھانیوالا استاد موجود ہے مترجمہ حکیم غلام حسنین کنتوری منجانب مطبع اودھ اخبار	۵ر
ترجمۂ کفایۂ منصوری - مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی -	عہ
اردو ترجمہ نفیسی - مترجمہ مولوی سید عابد حسین صاحب -	للعہ
قرابادین احسانی -	۵ر

نام کتاب	قیمت
اُردو ترجمہ کلیات سدیدی فن اول۔ مترجمہ مولوی حکیم سید عابد حسین لکھنوی سند یافتہ عالم فاضل۔	۱۲ر ب
اُردو ترجمہ معالجات سدیدی فن دوم مترجمہ مولوی حکیم سید عابد حسین لکھنوی سند یافتہ بعالم فاضل۔	۱۲ر ب
اُردو ترجمہ معالجات سدیدی فن سوم و چہارم یکجائی مترجمہ مولوی صاحب موصوف۔	عما ر ب
ترجمہ طب اکبر۔ از حکیم محمد حسین نہایت سلیس مرغوب عام۔	ہما ر ب
اکسیر القلوب ترجمہ مفرح القلوب از حکیم محمد نور کریم۔	عہ/
تحفۃ الاطبا۔ مولفہ حکیم سید مشرف حسین خیرآبادی۔	ار۶ ۹
ترجمہ قرابادین شفائی۔ مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی۔	۶ر
قرابادین فوکالی اُردو۔ مترجمہ حکیم ہادی حسین خان	۱۳ر
بحر محیط۔ طب مین بےنظیر کتاب حاوی علم نظری و عملی مع جملہ اقسام کے جسکے سبب سے آدمی طبیب حاذق ہو سکتا ہے مولفہ علامہ حکیم اصغر حسین فرخ آبادی کامل دو جلدون مین بہ تفصیل ذیل۔	
(جلد اول) نظریات تابیان زمانہ مرض۔	۹ر ب
(جلد دوم) تابیان پھوڑا پھنسی	۸ر ب

نام کتاب	قیمت
قانون عترت۔ علاج ہر قسم تپ خصوصاً تپ دق از حکیم عترت حسین۔	۶ر۳ ۹
رسالہ مزیل الاوہام۔ ہر مرض کے مجربات نسخے از حکیم مرزا محمد کاظم صاحب۔	۲ر
ترجمہ قراد غریب مترجمہ حکیم محمد ہادی حسین خان	۶ر
مخزن سلیمانی۔ ترجمہ اکسیر عربی از حکیم محمد شمس الدین۔	للعہ پ
ترجمہ ہر دو جلد قرابادین کبیر مشہور و معروف مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی۔ کاغذ سفید۔	سے پ
تریاق مسموم۔ علاج زہر مار مع اشکال اقسام سانپون کے مولفہ حکیم حبیب الدین احمد۔	۲ر۶ ۹
ترجمہ قانون شیخ الرئیس حکیم ابو علی سینا عبدالمد[illegible]حسین جسکا ترجمہ اُردو سلیس از جانب مطبع حکیم غلام حسنین کنتوری نے فرمایا کاغذ سفید کامل پانچ جلدون مین۔	لعہ ب
جلد اول۔ امور کلیہ طب	عہ۸ر ب
جلد دوم۔ ادویہ مفردہ۔	عہ۹ر پ
جلد سوم۔ امراض جزئیہ۔	سے ر ب
جلد چہارم۔ امراض عامہ	عما ر پ
جلد پنجم۔ قرابادین و مرکبات۔	عہ ر ب
ترجمہ علاج الامراض۔ از علامہ حکیم شریف خان دہلوی مترجمہ حکیم ہادی حسین خان	۱۰ر ب
مجربات اکبری مترجمہ حکیم واجد علی موہانی۔	عہ

ملا پھر پانچ سیر اُسمین مٹھائی
انڈیل اک دودھ دس سیر اُسمین کھائی
اٹھارہ کھ سب حلوا سا بناکر
دیا کر پاؤ بھر پانی ملاکر

بڑھانا رفتہ رفتہ سیر بھر تک
کہ ہی اکسیر یہ جلاے ادرک
بنانا یونہین پھر جب ہو چکے یار
نہین ہی کچھ بتانا تجھکو درکار

جو سارے جائے تو یہ نہین بھلاؤ
تو گھوڑا تجھکو اک عالم دکھاوے
قسم ہی کیا عجائب ہی یہ نسخہ
بہت نادر غرائب ہی یہ نسخہ

کبھی بیمار جو گھوڑا کیا تھا
تو مین نے یہ مہینون تک دیا تھا

ترکیب دادن کھیر

اگر چاہے کہ تو گھوڑے کو دے کھیر
تو کر تو کھیر دینے کی یہ تدبیر

مہیلا مونگھ کا کو اسلوا
پھر اُسکو دودھ کے اندر تو تلوا
ملاکر اُسمین پھر جلدی مٹھائی
دو بارا آنچ پر رکھ میرے بھائی

پکے جب خوب تب اُسکو چھانا
عوض دانے کے اسکو بھی کھلانا
جو تھوڑی ہو تو اتنا کام کیجو
کہ بس اُسکو فقط پانی مین پکجو

چند شعر در خاتمہ کتاب گوید

نہین ہی وزن کی کچھ اُسکے درکار
تو جتنا پاوے موقع اتنی دے یار

مجھے کہنی تھی جو جو بات منظور
کیا اُن سبکو نظم اپنے بمقدور
کیا پھر مختصر اُسکو بشدت
کہ تا ہو لکھنے پڑھنے مین وقت

جو دیکھے غور سے تو اے خردمند
تو دریا کو کیا کوزے مین ہی بند
وہ نسخے تھے جو میرے آزمائے
سو مین نے تجھکو سب وہ کہ سنائے

کیا ہی بیس ان مین کہہ کے مرقوم
رہے تعداد بھی تجھکو یہ معلوم
اگر پوچھے کوئی ہجری تھے کی برس
تو کہ تھے اک ہزار اور دوسو اور بیس

کچھ اوپر تھا م اچالیس سے سن
کہا تھا مین نے اس نسخے کو جس دن
فرسنامہ یہ پہونچا جب باتمام
فراست نامۂ رنگین رکھا نام

ہزار اسکے ہین پورے شعر بھائی
تجھے گنتی بھی مین نے کہ سنائی

خاتمة الطبع از جانب کارپردازان مطبع

شکر خدا کا کہ ان دنون مین رسالہ فرسنامۂ رنگین کہ تصنیف شہسوار جولانگاہ کمالات فن و ہنر میان سعادت یار خان رنگین دہلوی کا ہی جو ہر فن کے اُستاد تھے خصوص فن سالوتری مین شہرۂ آفاق تھے اہل فن اُنکے نام سے کان پکڑتے ہین - یہ رسالہ کیا ہی دریا کوزہ مین سمایا ہی - گھوڑون کے رنگ بھونریین اور نحس اور گھوڑون کے کھیت کہ کس کھیت کا گھوڑا اچھا ہوتا ہی اور کس کھیت کا برا تمام بیماریون گھوڑون کے نام اور اُنکی شناخت اور اُنکا علاج کس اختصار اور کس لطف سے موزون کیا یہ رسالہ ایسا مقبول ہی کہ بکثرت بارہا چھپا بڑی رغبت و خواہش سے بکا اب چھبیسوین بار چھپنے کی نوبت آئی ہی کہ حسب خواہش خریداران مطبع نامی منشی نولکشور بمقام لکھنؤ مین بعلو ہمت جناب منشی پراگ نرائن صاحب دام اقبالہ مالک مطبع موصوف ماہ اگست سنہ ۱۹۰۸ء مطابق ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۲۶ ہجری حلیہ پوشش انطباع ہوا اللہ تعالی مطبوع عالم فرمادے

اگر رہین یہ نسخے آزمائے
اسی خاطر تجھے مین نے سنائے

اُسے ملکر دہین گرمین کھلادے
کرتا ہی کو وہ بالکل مٹادے

ویا لے گیروا دے کالی مرچین
بہت سا کوٹ تارہ ہوین نہ گرچین

ولیکن دونون چیزین جب دینا
تو آدھی پاؤان دونون کو لینا

تو رکھ کپڑے کی گدی اُسپہ کوکر
ولیکن خوب اُسے پانی مین ترکر

کسی گھوڑے کے گر ہوجاے بدنام
تو پھر جو مین کہون تو کرو ہی کام

منگا نصف اُسکی مرچین سرخ ایجان
انھین بھی کوٹ کرکے پیر چھان

کھلا اُتنا سحر اور اُتنا ہی شام
وے جبتک کھلا تب تک ہو آرام

ویا تل اور کھلاوان تو اُسے دے
مساوی دونون چیزونکو وے دے

کھلا چالیس دن تک اس قدر روز
ولیکن تل ہون کالے ای دل افروز

اگر بدنام مادہ ہووے یا نر
دوا دونون مرض کی ہی یہی کر

یقین ہی اُسکے برساتی بھی ہو دور
کھلادے تو اگر اُسکو بدستور

تو اُسپر باندھ تو مکڑی کا جالا
تو ہو وہ بند کر ہو خون کا نالا

یہی انسان کی بھی ہی دوا یار
بتایا مین نے آگے تو ہی مختار

لگا ملتانی مٹی کو رگڑ کر
کئی اک روز اُن فوطون کے اوپر

دیا منگوالے کالی زیری ای یار
لگا پانی مین پسوا کر کئی بار

یہی کہتے ہین جتنے ہین مبصر
مرض ہوتا ہی یہ ترکی کو اکثر

مدام ای یار اجوائن منگا کر
کھلادانے کے اوپر دو ٹکے بھر

جو برساتی کسی گھوڑے کے ہوی
تو کر جو مین کہون مت کر تو تکرار

یقین ہی یہ کئی دن مین گئی ای یار
وہ برساتی نہین بچنے کی زنہار

اگر اچھلے کسی گھوڑے کے پتی
تو پھر جس کچھلی مین ہو نہ چتی

نہین وزن اُسکا کچھ سُننے مین آیا
اسی خاطر نہین یان کہ سنایا

کھلا دینا یہ دونون بھی بدستور
کہ ہوجاوے خلل پتی کا سب دور

کسی گھوڑے کی جاوے باچہ گر کب
مبصر سارے کہتے ہین اُسے کب

نہ ہو جبتک یہ اچھا یو نہین کرنا
ہمیشہ گدی اُسپر تر ہی دھرنا

سمجھنے کی تو لے دو پیسہ بھر چھال
اُسے پس کوٹ کر باریک کر ڈال

ہم ان دونون چیزون کو ملا دے
ملا کر پھر چھیلے مین کھلادے

مجھے اک آشنا نے ہی بتایا
یہ نسخہ ہی انھون نے آزمایا

تجھے مین وزن سے کر دون خبردار
ٹکے دو بھر ہر اک انمین سے ای یار

کچل کر خوب دونون کو ملانا
سحر پیش از نہاری کے کھلانا

جو نر ہی تو وہ ہوتا ہی اکاڑی
جو مادہ ہی تو ہی اُسکے پچھاڑی

نہ ہو گر زخم سے گھوڑے کے خون بند
تو پھر میرا کہا مان ای خردمند

دیا اُسپر سہاگہ پیس کر ڈال
کہ بس مع وہ لہو بند اُسکا فی الحال

جو فوطے ہون کسی گھوڑے کے بھاری
تو سن مجھ سے نہ کر کچھ آہ و زاری

ولیکن ٹھنڈے پانی مین لگانا
مفصل کہ دیا مت بھول جانا

وے لیپ اُسکا کرنا گرم کرکر
سراسر روز ان فوطون پہ بھر کر

جو گھوڑا کم کوئی پیتا ہو پانی
تو سن ترکیب اُسکی مجھسے جانی

یقین ہی کھینچ کر پانی وہ پیوے
رہے پھر خوب با ذوق شوق جیوے

سنگھاڑا رس مین لیمون کے رگڑ کر
کئی باری لگا ہر روز اُسپر

رکھے دل سے اگر میری طرف کان
تو کہ دون تجھے برساتی کی پہچان

غرض جیسے ہی برسات بھر تو
وہ برساتی ہی تو اُس سے بہت ڈر

ترکیب راتب حلوا و کھیر

منگا بازار سے گھی ڈھائی آثار
اور اُتنی ہی تو پسوا ہلدی ای یار

چڑھا دے گھی تو اک تابن مین جلدی
بھنے تا خوب اول سب ہلدی

پھر اُتنی ہی تو ادرک گوشت باریک
گر اتنی ہی تو تھی پیسکر ٹھیک

پھر اُسمین میتھی اور ادرک کو تو ڈال
وے انکو بہت سا کچو ڈال

۱ تدبیر دفع مستی ۲ علاج سوختن ۳ علاج برص ۴ دفع تھنی ۵ بھوڑی ۶ عقرب و ستارہ ۷ پشتک ۸ چکاول۔

دیا باسی اُسے روٹی کھلانا
وگر نہ اب ملے دانہ اوسکو خور
وے پیٹ اُسکا جو بچہ تن بتا جاے
اگر گھوڑی تری بچہ جنے آج
پھڑا دے اُسپہ گھوڑا پانچوین دن
سمجھ لینا یہ گھی دینے لگے جو
اگر جنا اسکا ہووے سخت بھائی
کئی دن باسی پانی فرج پر مار
عرق وہ پیاز کا اُسپر لگائے
کوئی گھوڑا اگر ہو میں جانی
اگر اس بھنگین اور پانی کو ہر روز
اُسے اکثر ہی مین نے آزمایا
ملا دے تھوڑی سجی اور چونا
اگر چہ تجھکو ہو یہ بات منظور
لگا تیل اور سیندور اُسپر
تو پھر سیدھے نکل آوینگے بال
تو گھسکر بال ان کے پھینک دیجو
یقین ہی دوبارہ نکلین بال ہمرنگ
پھر اسکے بعد دے بھیجنے یہ گھر
اُسے تو ڈال رکھ پانی کے اندر
ملا پھر بول میں انسان کے اسکو
جو سوجے پانون گھوڑے کا نہایت
لگا پاکر اُسے اس جا پہ ہر روز

کہ ممکن ہی اُسے آلنگ لانا
نہین ہونے کی کا بھن وہ مقرر
تو لازم ہی کہ کم دانہ کھلائے
تو پھر آلنگ کی ہی وہ نہ محتاج
نہ رکھ اُسکو زیادہ پیٹ کے دن
کہ گھی ہر روز بس اک پاؤ بھر ہو
اور اُس بچہ مین قوت ہو سوائی
کہ تا آلنگ ہو موقوف ای یار
تو بس فی الفور اُسے آرام آئے
تو اُسکی سُن دوا مجھسے زبانی
تو اُن داغون کے اوپر ای دل افروز
نہین مطلق کبھی فرق اُسمین آیا
ملا پانی پھر اُن دونون مین دونا
کہ گھوڑے کی کرون بھوری کی مین
نکل آوینگے بال اُس جا پر ایسے
نہین رہنے کا کچھ بھوری کا نشان
خدا کے واسطے مت دیر کیجو
نہو ہرگز تو اُنکو دیکھ کر تنگ
کہ خون ایسا ہو جاری جو نہ ٹھہرے
کہ تا پانی کے اندر وہ رہے تر
لگا پھوڑون کے اوپر پھر اُسے تو
تو کچھ زنہار تو گھبرائیو مت
کہ اچھا تا وہ ہو جلد ای دل افروز

جب آلنگ اُسکی آخر ہونے پر آئے
وگر اُسکا نجھے بچہ ہی لینا
سبب یہ ہی کہ دب جاویگا بچا
چھٹی مین چھوڑ گھوڑا اُسپر ای یار
وے نزدیک جب جننے کے آوے
اور اب تعداد اُسکی سُن تو مجھسے
وگر چاہے کہ ہو موقوف آلنگ
کسی کا گر کہین جل جاے گھوڑا
یہی انسان کی بھی ہی دوا یار
کہ بھنگین کاٹ کر پانی مین اک ڈال
یقین ہی ہیں دن مین ای مرے یار
اگر چاہے تھنی کٹ جاے پیارے
کئی دن دے پڑا اُسپر اُسے دھر
تو مین تجھکو بتاؤن حکمت ای دوست
کچھ اُسمین فرق رہ جاوے خلل گر
کبھی جی مین تیرے یہ بات گر آئے
لگا یا کیجو اُسپر خشک ہلدی
جو ہو پشتک کسی کے یا چکاول
بہت سی پھر منگا جڑ آک کی دوست
بقدر احتیاج اُسمین سے گر ہے
بندھا رکھ اُسپر اُسکو رات دن اور
منگا کر پھٹکری اور بھون کر چھان
و یا پیسے کا اک موٹا گڑ ڈال

تب اُسپر چاہیے گھوڑا تو چھوڑوائے
تو دن دو تین اُسے دانہ نہ دینا
و یا گر ہی پڑیگا پیٹ کچا
کہ ہو جاوے مقرر وہ شکم دار
تو لازم ہی کہ اُسکو گھی کھلاوے
پیا پر گھی اُسے چالیس دن دے
تو پھر مین جو کہون سُن کر نہو تنگ
تو زخم اُسکا بہت ہو یا ہو تھوڑا
مکرر آزمایا ہی یہ سو بار
مل اُسکو ہاتھ سے تو خوب ای لعل
وہ داغ اُسکے نہین رہنے کے زنہار
عمل کرنا تو کہنے پر ہمارے
کہ تا وہ کاٹ کر کر دے برابر
وہانکا اُسترے کاٹے پوست
تو پھر اُسپر دوبارہ وہ عمل کر
کہ عقرب اور ستارہ دور ہو جائے
تو پھر نکلین وہان کے بال جلدی
تو مونڈ اُس جا کے بالون کو تو اول
اُتار اُس جڑ کے اوپر سے تو وہ پوست
اُسے پھر کوٹ کر تیار کر لے
یونہین کر سات دن تک اور یہ غور
ملا سکے مین اُسکو ای مری جان
کہ اُسکے بوجھ سے تا ہو وہ پامال

یہ شدت یا ہو گرمی یا ہو جب اڑا
تھیلا ہضم گر چلتے ہے اگر ہو
اگر پایا ہو گھوڑا کچا دانا
رکھ ان دونوں کو تو پر کوٹ کر خوب
ہرے اک دوست کا ایجاد ہے یہ
جو ہوتے دمبدم گھوڑا مریجان
تو ہو پر آٹھ پیسے بھر سے وہ کم
بنا کاغذ کی پھر تو ایک پونی
پہ سن کہ تنگ گھوڑے کا لگے گر
بتا دوں اب کہ اسکو کب تلک کر
کھاتو مان لے میرا نہ کر دیر
پھر پھر بعد جو پانی پلا دے
کہ گر ہو فائدہ تو اور بھی دے
نہ کیجو خوف کچھ گرمی کا زنہار
شکال اسمیں ہے تو پھر چار تولے
اسے میں نے بہت ہی آزمایا
دیتا شیر دم کے حق میں ثمر ہے
ستالی میں تو اک مادی کے پھر ہاتھ
اگر تو چاہے یہ ٹھنڈا ہو گھوڑا
بہت چھوٹی ہو جس گھوڑے کی رگت
طرف سے اسکے منہ مت ڑیو تو
اسی کی وہ اصالت کا ہو قائل
سودا اور بینگن اسکو دے پکا کر

ہمیشہ فائدہ کرتا ہے سانڑا
بتا دوں اسکی بھی ترکیب تجھکو
تو کر تر سا تھوا دانے کے کھلانا
سن اب مجھسے کھلانیکا بھی اسلوب
بتایا تھا مجھے سویا دہے یہ
تو ہو سردی سے یا بادی کے پہچان
یونہیں دو چار دن تک کر تو پیہم
جلا کر اسکی دے اسکو تو دھونی
تو غم کی جا نہیں کچھ سوچ مت کر
وہ ہو جبتک کہ اچھا تب تلک کر
منگا بازار سے پیاز ایک دو سیر
تو لازم ہے اسے اوپر کھلا دے
وگر نام اسکا منہ سے بھی مت لے
مکرر آزمایا ہے یہ تکرار
اگر جو دم بول میں اپنے بھگو دے
میاں باقی نے تھا مجھکو بتایا
کرے جو دم بہت وہ شیر دم ہے
لگا نتھنوں سے زرکے زور سانس
تو پاسی پانی لیکر تھوڑا تھوڑا
یہ بیشک ہے نجابت کی علامت
اسی کو گھوڑیوں پر چھوڑیو تو
کہ جسکی فرج دیکھے چھوٹی عاقل
تجھے ناخوش کرے آلنگ لا کر

جو ہو جاڑا تو اتنا کام کیجو
ملا کر تو میتھی موٹھ میں یا
وہ یا منگوا لے سونف اک سیر دو سیر
بقدر دو چھٹانک اسمیں ہے ہر روز
پھر پھر فائدہ دائم رہے لیک
منگا کر میتھی یا سویا برابر
جو ہو تیرے کسی گھوڑے کے تشا
گھڑی چار اک تلک گڑیوں کو گن کر
بھگو پانی میں کاغذ کو نہ ہو تنگ
کوئی گر شیر دم گھوڑا اڑا ہے
کتر اک پاؤ پھر اسمیں ہے باریک
یونہیں گر آٹھ دن اسکو کرے تو
دے گرمی کا تو مت خوف کیجو
دیا یہ دوسرا نسخہ کرا ہی جالن
کھلا دو بعد دانے کے کئی روز
جو پوچھے شیر دم کا مجھسے احوال
یہ چھوٹے گر کسی گھوڑی پہ گھوڑا
یقین ہے یوں کئی دن جو کریگا
پھڑک فوطوں تو اسکے دن میں بار
یقین ہے اسکے بچے خوب ہونگے
اگر گھوڑی پہ گھوڑا چھوڑیو مت
اگر چاہے کہ گھوڑی لے آلنگ
برابر دونوں چیزیں سیر بھر دو

دہی کے بدلے سرکہ ڈال دیجو
کبھی پھر ہو مصالح بھی نہ درکار
شتاب اسمیں ہے بھون آدھی کر دیر
دیا کر بعد دانے کے دل افروز
کہ ہو گھوڑے کے حق میں یہ نہایت
کھلا دے سب دانے میں ملا کر
علاج اسکا مجرب ہے یہ پڑھ جا
پلا پانی اس عمل کو تین دن کر
رکھ اوپر اسکو اسپر کھینچ پھر تنگ
تو پھر کر یہ مجرب ہے تو دوا ہے
چھڑک نون اسپہ دو تولے کہ ہو ٹھیک
تو لازم ہے کہ دھیان اسپر دھرے تو
کرے گر فائدہ تو اور دیجو
منگا بازار سے سوکھے ہوئے پان
کہ تا اچھا ہو جلد ہی ہے دل افروز
تو پہچان اسکی کہدوں تجھسے فی الحال
تو کر یہ ڈول جو لگ جائے جوڑا
تو وہ گھوڑا اترا ہنہنا رہے گا
کہ تا شہوت تو اسکی کم ہوا ہے یا
ہر اک دل کو وہی مرغوب ہونگے
کہ جسکی فرج لمبی ہو نہایت
تو اسکا بھی بتا دوں میں تجھے ڈھنگ
کھلانا تین دن تک ایسی دل افروز

۱ دوا ہضم تھیلا ۲ علاج سلس البول ۳ علاج ساک ۴ علاج شیر دم ۵ تدبیر مستی نر ۶ تدبیر مستی مادیان -

[illegible] علاج و دھانس [illegible]

قباحت اسمین ہی لیکن بہر حال
دیا ڈھیلے سے بھی سینکے بدستور
اگر ابھری ہو ٹیپک یا چکاول
جو چاہے تیرا گھوڑا چھوٹے چھوٹی
دیا اک پاؤ بھر سونٹھ ای جان
جلا پلون مین اُسکو خوب تو مین
جو گھوڑا دھانستا ہو تیرا اکثر
رکھ اُسکو چھید کر ادرک کے اندر
نہ ہو دو تین دن مین فائدہ جو
دیا اُتنی ہی پتی بانس کی لے
دیا لے سیر بھر اجوائن ای یار
ہمیشہ اُسمین سے اک دو ٹکے بھر
دیا پانی یہ دے اُتنی ملائی
جو گھوڑا خشک کھانسی کھانستا ہی
مسادی ننگ رائی اور نمک ہی
کھلانا چار پیسے بھر ہی بہت
یقین ہی اتنا وہ کھانے لگے گا
جو چاہے آنو مُنی نکلے ساری
نمک مین آنولا اور بہیڑا
مقرر کچھ سمجھنگی بھی ہو چھال
بہت سا لے دہی اور تھوڑا پانی
پھر اُسکو لید مین گھوڑے کی تو گاڑ
بقدر ایک پاؤ بھر کے بیس دن یون

کہ نکلینگے نہ اُتنی جا یہ بھر بال
تو پھر ہی یہ یقین ہو جاے وہ دور
تو سینگ اُسکو بھی اُس سے خوب بلبل
تو پسلی پر جو اُسکی جا ہے پولی
ملا نصف اُسمین ہیچ جی خوب سی چھان
بنا کر اُسکی پڑیان ایک چالیس
تو پھر مین جو کہون سو وہ دوا کر
نہ ہو ادرک ٹکے دو بھر سے کمتر
تو پھر دو چار دن تک دے تو اُسکو
پیا بانسے کی پتی یا اُسے دے
منگا اور کوٹ کر کر اُسکو تیار
دیا کر شام کو دانے کے اوپر
ہمیشہ پاؤ بھر ای میرے بھائی
اُسے کہتے ہین یہ سب دھانستا ہی
یہی بہتر ہی اسمین کسکو شک ہی
رہے پھر قائزہ دائم پھر بھر
کہ تو دیکھا اُسکو گھبرانے لگے گا
تو کر ساٹھی ہی کے نسخہ کو جاری
منگا بازار سے یہ سب بکھیڑا
سبھون کو لے کے تو جو کوٹ کر ڈال
پر اُسمین لے کہ جسمین جا بے چھانی
پر اُس قوت سے کہ ہو اُس جا پہ کچھ آنچ
کھلانا بعد دانہ ای دل افروز

جو سینکے شیر گرم اُسکو تو دائم
وے کرنا عمل یہ ابتدا مین
اگر بالکل نہ ہو جاوے گی بہتر
دیا کر چار بارہ داغ فی الفور
پھر آٹا پاؤ بھر کا اک پاؤ بھر لے
دیا کر روز اک پانی کے ہمراہ
مجرب ہی نہین مین ہانکتا ڈینگ
اُسے بھوبل مین رکھ کر بھل بھلا کے
بقدر اک پانچ پیسے بھر کے لے کر
دیا پھر آدھ پا لیکر کٹھالی
اُسے پیشاب مین اپنے ڈبو کر
یقین ہی یہ ہے اسکو نہ وہ دھانس
نہ ہو وہ دھانس اُسکی جب تلک دور
اگر گھوڑے کی ہی کچھ جو کی تدبیر
اگر کچری بھی اتنی ہو تو ہی خوب
دے دانے کے اوپر سے کھلانا
قرار قریب پیٹ مین گھوڑے گے گر ہی
بنا لے اب کہون مین جسطرح سے
غرض رائی بھی ہو کچری ذرا ہو
روایت اُسکی یون کرتا ہی راوی
اُسے پھر اک بڑی منکی مین تو بھر
جب اُسپر گذرین دن بھی پانچ یا سات
اگر اس سے زیادہ کچھ کھلا دے

تو البتہ رہین بال اُسکے قائم
نہو گا نفع مطلق انتہا مین
زیادہ تو نہ ہوویگی مقرر
نہ کر اُسکے سوا اسکی دوا اور
پکا تینون کی روٹی تو ملا کے
کہ تا چھوٹے وہ چھوٹی تیرے دلخواہ
تو خالص ایک چھٹانک منگا تنباکو
گچل کر بعد دانہ کے کھلا دے
دیا کر پیاز اسے پانی کے اوپر
کھلا دے بھل بھلا کر اُسکو خالی
غرض اک تین دن یونہین تو رکھ کر
نکل جاوے کلیجے کی تری بھائی
بلکہ شمارہ یہی چیزین بدستور
تو سن رکھ مین بتاؤن تجھکو اکسیر
ملا آٹے مین تو بنا کر کے جو کوب
ہمیشہ نہین ہمت بھول جانا
تو پھر بس آنو کا البتہ ڈر ہی
مجھے معلوم ہی وہ اسطرح سے
برہ اجوائن بھی ہو اور سونٹھ بھی ہو
کہ سب چیزونکو لیا تو مساوی
دوا مین ڈال وہ اسمین ملا کر
تب اُسکو یون کھلا دے سُن مری بات
تو ساٹھی کی تو کیفیت اٹھا دے

اُسے بھی پیس کر چھڑکے اسی طور / یقین ہے خشک ہو جاوے وہ فی الفور
دیا سبزی منگا کر خشک پسواے / وہ چھڑکے خشک تا وہ زخم ہو جاے

چھڑک یا اونٹ کی پسلی جلا کر / کہ تا اچھا کرے اُسکو سُکھا کر
اگر چاہے کہ نکلیں زخم پر بال / تو سُن لکھ یار اُسکا مجھ سے احوال

لگا تیل اُسپہ تو دن پانچ یا سات / ولیکن تھوک ہی مین گھسکے دن رات
بچھیڑے کو جو جانے موت آہی / تو سن مجھ سے یہی اُسکی دوا ہی

سمجھ مت اس مرے نسخے کو کھیل / منگا اک چاہیے بھرا مزیل
کچل کر اُسمین گڑ تھوڑا ملا دے / پھر اُسکو بعد دانے کے کھلا دے

کئی دن گر کرے اسکو یہ ہمین یار / تو ٹھہرین موتڑین اُسکو نہ زنہار
سہاگہ بھون کر پاوے اُسی روز / وہ اچھا ماشہ ہو وہ ای دل افروز

پلانا ساتھ پانی کے ہے بہتر / کہ کرتا ہے فوائد یہ بھی اکثر
لب بالا کو یا اُسکے پکڑ کر / اگاڑی کی طرف کھینچ ای ہنرور

کھڑی جو بیچ مین نتھنونکے رگ ہو / اسے تو کاٹ کر دان سے الگ ہو
نمک ہلدی اُسے دے تین دن روز / پھر اگر ہیں کر ای یار دل سوز

منگا کر پاؤ بھر تیل اُسکو کر گرم / پھلا دین ڈال دے اُسمین نہ کر شرم
لگا یا کر اُسے اس زخم پر یار / سحر سے شام تک دس پندرہ بار

جب اُسمین خاک ہو جاوین وہ جلکر / سب اک ہاون مین رکھ چھوڑ اُسکو ملکر
جب اچھا ہوگا زخم ای نیک انجام / نہین رہنے کا مطلق اُسکا تب نام

بچھیڑا جو تولد ہووے ای یار / اُسے گرنے زمین پر دیجے نہ زنہار
پلا خوب اُسکو اک کمل مین لے کر / پھر اُسکے بعد تو رکھ دے زمین پر

یقین ہے جب بڑا ہو تب ہو چالاک / فلک تک ہو نچے اُسکے نعل کی خاک
اُسی ایام مین تو یار اکثر / ملے گھی اُسکے فوطون کی جگہ پر

تو پھر جب ہو بڑا تب یہ یقین جان / ہلاوے وہ گھوڑی کی طرف کان
بظاہر تو نظر آوے وہ العر / یہ باطن مین وہ اختہ ہو مقرر

بظاہر جتنے اختہ کے ہین آثار / وہ پائے جاتے ہین اُسمین نہ زنہار
کمر مین آوے جب گھوڑے کے لچکا / تو پہونچے دلکو بس مالک کے دھچکا

علاج اُسکا ہے خوب آیا مجھے یاد / جو منصف ہو تو سنکر اُسکی دے داد
بہت سے چاولون کی گرم لے پیچ / ولے جبکہ بتاؤن اُسکے پیچ

لگن مین بھر کے رکھ لے ہاتھ پر تو / اُلٹ بال اُسکی دم کے سر بسر تو
ولیکن باندھنا مضبوط اگاڑی / اور اُسکی کھول دینا تو پچھاڑی

نہ ہونے پائے لیکن پیچ ٹھنڈی / رہے اک لحظہ اُسمین ڈوبی ڈنڈی
سڑک پر تا بدن کو جھر جھرا کے / نکالے سب کمر کے وہ کڑاکے

سبھی ہو جائیگا اُسکا خلل دور / اُسے تو آزما گر ہووے منظور
نکل جاویگا وہ لچکا کمر کا / نہ ہوگا پھر تجھے کچھ غم سفر کا

اگر گھوڑے کی اُبھرے بیل ہڈی / تو پہلے کرد واست ہو پھسڈی
پلا افیون بتاشے مین وچندان / ہتھیلی مین مل اُسکو ای سخندان

لگا دے اُسکو پھر اک ٹھیکری پر / وہین پھر ٹھیکری کو آگ پر دھر
وہ جب ہو گرم تب باندھ اُسپہ اُسکو / یو نہین سکنے دے جبتک تب وہ ہو

فقط مصری بھی باندھے کوٹ کر یار / تو ٹھہرے بیل ہڈی پھر نہ زنہار
جو باندھے پھل پھلا بکری کا گر دو / تو ہو جاوے کئی دن مین وہ مردہ

چھڑک نا پر نمک اُسپر تو ای یار / کرین اُسکے تئین بیٹھیگی وہ ناچار
ویا تھوہڑ کی ٹہنی پھل پھلا تو / اور اُسپر تھوڑا صابن پھر لگا تو

اُسے اک دس پہر باندھ اُسپہ گن کر / تو اتر یہ نہین اُسکو تین دن کر
رہینگے بال قائم ہو کے وہ دل / نہین رہنے کا غم تو ہوگا مسرور

ویا اک اونٹ کی پسلی کو کر گرم / اُسے سینک اس سے اور ہرگز نکر شرم
کئی دن مین جو ہو جاویگی اچھی / تو خالص نیز ہو جاویگا بھی

علاج جراحت

بناکر اُسکو رکھ تو چھان کر اب
دیا اک چار تولہ گھی کو پگھلا
پھر اُتنا اور کر جلدی سے تیار
بڑا ہی نسخہ ہے اے یار جانی
و یا روزہ ٹھوکر کوئی پتلی تلے آئے
دھر اُسپر کرکے کپڑون کی گدی تہ
یونہین دو تین دن گر ہو بھپارا
و یا بھوبھل ہی سم کے نیچے تو ڈال
جو سوتے بیٹھ گھوڑے کی کہین سے
لگانا اسبغول اُسپر یونہین تو
و یا گڑ دا چپڑ دے تیل اُسپر
ولیکن اس عمل کا ہے یہ دستور
تو پھر اک سیر اُسکے حق مین جو ہو
رکھو کونڈے مین بھر کر پانی
پھر اُسمین تیل کڑوا دہ ملادو
پھر اک لکڑی مین باندھو ایک لتا
نہ اُسپر بیٹھے گی مکھی کوئی آ
جو دھووے زخم کو اے مرد ہوش
کہین بیٹھی ہو اُسپر سیاہی
ملیم اور خشک تمباکو کو تو چھان
اگر ہو زخم پر چمڑا ابھی سخت
جب اکھڑے چھلکی اُسمین لگا خوب
سکھا کر خوب اُسکو پیس باریک

دیا کیجے اُسے دو سرخ تا بھر بس
ملا اُتنا ہی اُسمین شہد اچھا
پلادے دوسرے نتھنے سے اے یار
کہ تب ہو خان کی یہ ہیگی نشانی
کہ ہو مجبور گھوڑا لنگ ہو جائے
رکھ اُسپر پاؤن اُسکا بیٹھ مت رہ
تو پھر ہو جائے اچھا وہ بچارا
پیا پی تین دن اے مرد خوشحال
تو لے کر چکنی مٹی تو زمین سے
رہے یہ نسخہ بھی معلوم تجھکو
و یا تو ڈال باسی پانی لے کر
کرے تب جب سے خوگیر کو دور
وہ شے اُسکے لیے ہین گو دو دن سکو
کہ ہے مشکل بہت یہ بات پانی
اُسے مل خوب ہاتھون سے اُٹھالو
جہان وہ زخم ہو پھر کا سا چھتا
نہ ہرگز مُنھ کا ہوگا اُسکو خطرا
تو پتی نیم کی پانی مین کر جوش
پڑے ہون اُسمین کیڑے کچھ نہ بھائی
پھر اُسمین شوق سے میرا کہا مان
تو اُسکو سہل تو مت جان ہے سخت
بغیر اسکے نہین کرتی دوا خوب
چھڑک اُسپر کئی دن تا کہ ہو ٹھیک

یونہین گر تم کروگے صبح اور شام
پھر اُسمین کا پھل قدرے ملادے
یونہین دو چار دن تو دے کے کر غور
لگے گر میخ کھل بندن مین چڑھ کر
تو پھر تو اُٹھ کسی کی کچھ نہ کر شرم
پھر اُسپر ڈال پانی تھوڑا تھوڑا
تجھے ترکیب ہے جو یہ بتائی
کہ تا جاتا رہے وہ لنگ اُسکا
اُسے تو گوندھ کر اُسپر لگادے
و یا صابون لے اور گرم پانی
یقین کر رکھ خواص ہے اسپ کا ایک
لگے گر پیٹھ گھوڑے کی پڑے چور
پُرانا آدھ پا اک لے کے چونا
کرو ہرگز نہ ایک پل دیر اسمین
اُٹھالو اور وہین دو پھینک پانی
اُسی لتے سے چپڑو زخم تم پاک
پھر آویگا کئی دن مین وہ سارا
اُسے دھو اُس سے پاکر ہو سبھی پاک
اگر اُس زخم مین کیڑے پڑے ہون
پر اُسپر لیپنا مٹی پیا سے
نمک اور گھی لگا اُسپر کئی دن
جو چاہے زخم جلدی خشک ہو جائے
و یا جوتے کا چمڑا لے پرانا

تو آلایش کا رہنے کا نہین نام
اُسے تو ایک نتھنے سے پلادے
نہ ہو اچھا تو پھر کچھ فکر کر اور
چھپے یا کھوپڑہ پتلی مین بڑھ کر
کر اپنے ہاتھ سے اک اینٹ کو گرم
کہ تا گرمی سے گھبراوے نہ گھوڑا
مغل کہتے ہین سنگ تائی اُسکو بھائی
سنو جاوے وہ سارا ڈھنگ اُسکا
کہ بس وہ بیٹھ کر اُسکو مٹادے
اُسے دھو اُس سے تا ہو جائے فانی
اِسے تو جانتے ہین سب بد و نیک
سپاہی لوگ کہتے ہین جسے سور
اور اُس سے تیل کڑوا لے کے دونا
ملادو کوٹ کر چونے کو اُسمین
کہ وہ شے ہے نہین کچھ کام آتی
کسی دن دس کسی دن پندرہ بار
ہرا ہوگا نئے سر سے دوبارا
ولیکن غور کرنا تو اُسے تاک
تو وہ پھر ہو گئین کچھ چھوٹے یا بڑے ہون
کہ اُسمین گھٹ کے وہ مر جائین سارے
مساوی دونون چیزین ہون لیکن
تو لازم ہے گدھے کی لید منگوائے
کہ ہو ہرگز نہ اسمین کچھ بتانا

کئی دن مین یقین ہی مجھکو بالکل
دیا پیپل منگا کر بیس باریک
بقدر حاجت ان دونون کو لینا
پکا تو نیم کی پتی مین جانول
اگر پوچھے تو مجھسے اسکی میعاد
اگر چالیس دن دے تو بدستور
تو بڑھتے ہون کسی گھوڑے کے گر بال
وگر چاول کا دھوون بھی ملے تو
نہایت ہی برا ہی یار یہ روگ
مساوی پیس چونا اور ہرتال
کسی گھوڑے کے پڑ جاوے اگر جھ
نمک ڈال اسمین کھاری آدھ پا تو
انھین پھر باندھکر کپڑون سے تو پاین
یہ نہین دو تین دن تک کر تو بہم
لگے پر ہاتھ کے پٹھا جو اک ہی
مجرب جو اپنے کھوتے ہین
کسی گھوڑے کے گر آوے اگر ریش
پھر اسکو تو اگر چاہے کہ ہو بند
بس اک دو تین دن کا ہی بکھیرا
اگر تیرا کنارہ جاوے گھوڑا
جلا کر ناک مین دے اسکی دھونی
دیا تو کا پھل کو پیس ای یار
پکا یا دودھ مین پیا بھرا تیس

نہین رہنے کی اُسکے جسم مین چل
ملا تو تیل کچے مین کہ ہو ٹھیک
لگا مٹی کو دھو پانی سے دینا
دہی مین کر کے ٹھنڈا ہاتھ سے مل
تو ہی چالیس دن تک اُسکی تعداد
تو برساتی کا بھی ہو پھر خلل دور
تو مین تجھسے کہون بھی اسکا احوال
تو اس سے بھی نہایت فائدہ ہو
کہا کرتے ہین کھگیر اسے لوگ
چھڑک کر ناک باندھ اسکو فی الحال
تو پھر جو مین بتاؤن وہ دوا کر
تلے کر آنچ اور اُسکو پکا تو
لپیٹ اُن سب کے اوپر مونج کا بان
کرنا اچھا ہو وہ اور درد و ہو غم
سو اہل ہند کہتے ہین اُسے بی
تو پڑ آئی اُسے وہ بولتے ہین
تو رہنے دے اُسے دس بیس دن
تو یہ اُسکی دوا ہی ای خردمند
خدا چاہے تو وہ ہو جاے اچھا
پرانا ٹاٹ تو لے کر کے تھوڑا
کہ تا جاتی رہے وہ سب بونی
تلے تین تک دے تو اُسکے دن چار
سکھا کر دودھ مین پھر اُسکو پیس

یہ نسخہ خواجہ احمد کا ہی ارشاد
ملا کر اُسکو اُسپر دھوپ مین دھر
نکالے گر کوئی گھوڑا اگن باو
ولے ہر چیز آدھی سیر ہو بس
پھر اُسکا وقت بھی پہچان لینا
اگن باو اُسکو سب کہتے ہین ای دوست
ملے جاوین اگرچہ اسمین چھلکے
بھرے گر گوشت تلی مین کسی کے
علاج اُسکا مجرب مین بتاؤن
ملے سے تلی نکلے اُسکے جب تک
چڑھا ہانڈی مین اک دو سیر پانی
رہے جب پانی آدھا تب کر آنچ
رہا پانی جو ہانڈی مین بھی آدھا
تجھے پہچان پڑی کی مین بتاؤن
اگر حد سے وہ موٹا ہووے زیادہ
خلل آتا ہی پڑی اسمین جو تھوڑا
چھڑک اُسپر نمک تھوڑا سا کھاری
برابر لے تو چونا اور ہلدی
یہی ہی جان رکھ اسکی نشانی
دیا کاغذ ہو یا کپڑا ہو میلا
وہ دھونی جب لگے گی اُسکو جلکر
کرتا آلایش اُسکی سب نکل آئے
پھر اسمین نصف ٹالا ہووی نمک ہو

سمجھ کر مت اسے کرنا تو برباد
کہ جلدی اچھا ہوتا وہ ای دل افروز
تو اسکا بھی بتاؤن تجھکو اک آد
کھلانے مین نہ کچھ تا دیر ہو بس
کہ جب دینا اسے پانی نہ دینا
اُدھڑ جاتے ہین جسکے بال اوپر
تو ہون نا بال اسکے لینے اور گھٹنے
تو لازم ہی کہ ہوش اُڑ جائین اسکے
جو نامے تو مفصل کہہ سناؤن
یہ نہین دو وقت باندھا کر تو تب تک
و سُن اسمین ڈھاک کے پتے ہون جانی
لپیٹ پھر ہاتھ پر پتے وہ تو پانچ
اسے تو اک پہر تک اُسپہ ٹپکا
رکھے جو کان تو سب کہہ سناؤن
تو جان آئی ہی پڑی ای مرد سادہ
تو رہ جاتا ہی چلنے سے وہ گھوڑا
کہ تا چندے رہے وہ خوب جاری
کھرل مین پیس کر پھر اُسکو جلدی
نکلتا ہی سڑا تلی سے پانی
و لے انڈک اسے کر لے تو گیلا
کھلے گا مغز تب اسکا نکل کر
وہ اچھا ہو تجھے آرام آجاے
اور اُس آدھے کی آدھی زعفران ہو

ع اگن باو
ع کھکر اسے ورم زبان آمدن
ع در س شکار

پلایا کر یہی پانی مین تب تک ۔ لہو ہوتا ہو موقوف جب تک
اگر پتلا ہے وہ تو وہ دوا کر ۔ وگرنہ دے اُسے ای برادر
پھر اُسمین تھوڑا آٹا تو ملا دے ۔ کھلا کر پہلے پھر پانی پلا دے
دیا کر روز ہے یہ بات معروف ۔ دے تب تک کہ جبتک ہووے موقوف

علاج پھولا

چبا کر نون اور تو باسی پانی ۔ کئی دن پھونک آنکھ اُسکی مین جانی
نلی سے پھونک آنکھ اُسکی مین سیندور ۔ کہ ہو جاوے کئی دن مین خلل دور
دیا پھر ایک پیٹھے کو تو گھس کر ۔ لگا کر پھر تو پرسے اُسکے اوپر
بدستور اُسکو بھی پرسے ہی لگوا دے ۔ کہ جلدی سے اُسے آرام آجاے
بہم پسوا کے دونون کو ملا دے ۔ نلی سے پھونک کر اسمین لگا دے

علاج ناخونہ

اگر حد سے پرے آوے پپنا ۔ تو پھر مشکل ہے بھائی اُسکا جینا
جہانتک ہو سکے تو راکھ منگوا ۔ اُسے اُسکے بدن پر خوب ملوا
جو سوکھے تو توپچ جاتے وہ حیوان ۔ نہ ہو گر خشک تو اُسکو مُوا جان
اور اک گل دے تو دم کی نوک مین آگ ۔ تو ممکن ہے کہ اچھا ہو وہ بیمار
پر اک چالیس دن تک مرد دانا ۔ نہ سمجھو مطلق اُس گھوڑے کو دانا
جو گھوڑے کا کوئی چھا بھڑک جاتے ۔ خلل یا کوئی ایسا اور ہی آوے
ملا پھر بھیڑ کی تو اُسمین پشکل ۔ مساوی پر ہر اک کو کرکے اٹکل
جتا دین اب پکانے کی طرح ہم ۔ تو باندھ اک پتھر الکڑی مین محکم
وہ نہین دو تین دن تک تو کیا کر ۔ بقدر احتیاج اپنی بیا کر
بقدر احتیاج اُنکو بھی بیچو ۔ ولیکن خوب سا پھر سینک دیجو

علاج خارش

کئی دن باسی پانی سے جو دھووے ۔ تو البتہ کہ فرصت اُسکو ہووے
ولیکے گردہی کو خوب لت کر ۔ پھر اُسمین ڈالدے بارود لپ بھر
ملے گر تیل بھی سرسون کا اُسکو ۔ تو البتہ بہت سا فائدہ ہو
منگا کر آٹھ پیسے بھر تو صابن ۔ ٹک نصف اُسمین دے ای مرد دوفن

دے دھیان اُسپہ کچھ حد سے افزون ۔ کہ پتلا ہے دیا گاڑھا ہے وہ خون
منگا اک پانچ تولے مرچ کالی ۔ ملا نصف اُس سے مصری اُسمین حالی
مگر تجھ سے مین پھر کہتا ہون گن کر ۔ بدستور اُسکو بھی اُتنے ہی دن کر
لگے گر آنکھ مین گھوڑے کی کچھ چوٹ ۔ تو پھلی کا نہ ہو جاوے کہین کھوٹ
اگر پھلی پڑی ہے تو نہ کر دیر ۔ تو کر اُسکی دوا کی پس یہ تدبیر
دیا اُتنی ہی چینی پیس باریک ۔ بدستور اُسمین ڈالا کرکے ہو ٹھیک
دیا ہو شیرخوارہ کوئی بچا ۔ تو چرکین وہ دہین لیکر اُسکا کچا
دیا بازار سے لے گیرو اچھا ۔ سہ چندان اُس سے لے قلمی تو شورا
دیا ایک اینٹ پسوا تو پرانی ۔ بدستور آنکھ مین ڈال اُسکی جانی
اُسے ہے بوغمے نے آکے مارا ۔ نہین اسکے سوا کچھ اور چارا
وہ راکھ اُسکے بدن پر ملیو تب تک ۔ عرق وہ خشک ہو جاوے نہ جبتک
اگر دو گل تو دیدے اُسکے سر پر ۔ برابر سونٹھ کے کانون کے اندر
دوا اور اُسکی ہے اُسکے مونہین کچھ ۔ وہ ناسور ہے جو ہاتھ آوے کہین کچھ
کہ پھر جبتک جیے وہ تیرا گھوڑا ۔ کرے پھر بوغمہ اُسکو نہ کوڑا
تو پھر تو دیکھ مت ہو یار بیتاب ۔ ملا پانی کی مٹی مین تو پیشاب
پکا خوب آنچ پر ان سبکو پتلا ۔ پکانے کی تو دی ترکیب بتلا
اُسے پھر بھر کے اُسمین اُسپہ کر چھینٹ ۔ گھلا کر دھوپ مین کر سر سبز چھوٹ
دیا تیل اور افیون اور گیرو ۔ ملا کر وان خلل پا دے جہان تو
اگرچہ ہو کسی گھوڑے کو خارشت ۔ تو غافل مت ہو بیماری ہے یہ زشت
یہی کہتا ہے حکم ای یار جانی ۔ کئی دن کا سڑا حقے کا پانی
لگا کر دھوپ مین باندھ اُسکو محکم ۔ یقین ہے تین دن مین ہووے وہ کم
دیا پانی کھٹیلون کا سڑا لے ۔ بدن پر اُسکو دو دن تین مل دے
اچھل کر باندھ اک کپڑے مین اُسکو ۔ رگڑ کر اُسکو باسی پانی مین دھو

بہت سے کمل اسپر اس طرح ڈال
اگر ہو فائدہ اور تو کرے غور
دیا پانی مین تیرا اسکو جا کر
دیا اک ڈھائی پتی آگ کی لے
منگایا آدھ پاؤ اک لے تو اسپند
منگا پھر پھینیا اتنا ہی گوگل
منگانا پھر چھٹانک اک پھٹکری بھی
سہاگہ پھٹکری پھر بھون دینا
بنا کر گولیان سو لے یہ کر کام
اگر منظور ہو پانی پلانا
جو اٹھر پائینگا اک سیر بھر تو
پھر اسکو گوندھ کر سر کہ مین ای یار
سفر مین اپنے گھوڑے کے تو ای یار
خبر اسطرح جس گھوڑے کی لیگا
اگر گھوڑا ترا گرمی کو ملنے
اگرچہ وہ پسینے مین بھی ہو غرق
بھلایا ذایا سن لے یار جانی
سفر مین گرمیون کے ہو جو دانا
چہار م تو مقرر کیجیو بس کم
جو دن دی کے ہون تو دے یہ چیزین
دہین اک پاؤ بھر گڑ مین ملا سب
جو ہو پتلا تو گرمی سے ہو وہ بان
ولیکن پانچ دن کے بعد ای یار

کہ پھر آوے نہ اسکا اک نظر بال
تو اتنی ہی پلا لا کر اسے اور
کہ ہو جاتا ہو خوب اس سے بھی اکثر
فقط خالی ہی ملکر ایک دن دے
اور اتنا ہی منگا نا گوری اسگند
سا دو گن یہ پچون کے اٹکل
سہاگہ اتنا ہی اور لوٹ سجی
اور ان سب چیزون کو تو کوٹ لینا
کھلا اک صبح کو اور ایک دے شام
تو اس پانی کو لوہے سے بجھانا
بہت باریک کر ہاون مین اسکو
کر اسکی گولیان چالیس تیار
رہا کر دانہ پانی سے خبردار
تو وہ مطلق دغا تجھکو نہ دیگا
تو یہ کر روز گر خوب اسکو جانے
تو نہلانے مین اسکے تو نہ کر فرق
چھڑ کنا منہ پہ بھی کچھ اسکے پانی
وہی دیتا ہو کم گھوڑے کو دانا
کہ تا دم پر رہے وہ تیرا ہمدم
کسی بازار مین سے لے یہ چیزین
اسے گلیا کے ہاتھون سے کھلا سب
جو گاڑھا ہو تو نادی ہو وہ پہچان
نہ ہو غافل دلا سے اسکی زنہار

پلا اسکو شراب اک سیر لا کر
یقین ہو یہ کئی دن مین کہ بالکل
نہیں کرتا ہو کچھ مطلق خلل یہ
ولیکن کام اتنا کیجیو یار
لے اجوائن خراسانی ہی جلیبی
منگا کر تال مکھنی پاؤ بھر ایک
یہ تینون چیزین بھی گن سب برابر
منگا کر سیر بھر بھر گڑ پرانا
ولے رکھ ڈالنے او ر پانی کی تو قید
یہ نسخہ آزمایا ہو کئی بار
پھر اچھا نیلا تھوتھا پیسہ بھر لا
کھلا شام و سحر ایک ایک ہر روز
جو گرمی ہو تو دانہ کم کھلانا
کبھی نکلے جو گرمی مین سفر کو
بہت سا پانی پاوے تو جہان پا
اگر پانی ملا تھوڑا ہی تجھکو
کھلانا روز منزل پر یہ ہو تجکر
نہ کیجیو دانہ کم کرنے مین تاخیر
جو دبلا ہو تو ہرگز غم نہ کھانا
لگے پھر پھٹکری اور اتنی ہلدی
لہو موتے اگر گھوڑا تو ہو شاد
سمجھ جی مین بلا اسکی ہوئی رد
منگا دو پیسے بھر تو کھانڈ بورا

کر آتجا دے پسینا تھرتھرا کر
اسی ترکیب سے وہ جائیگا کھل
ولایت کے ہر لوگون کا عمل یہ
کہ منہ مین اسکے گھی تل لیجیو یار
منگا لے اتنی ہی پھر آنبہ ہلدی
پھر اتنا ہی منگا لہسن بھی ای نیک
کہ وزن اسکا یونہین ہو بس مقرر
وہ ساری چیزین پھر گڑ مین ملانا
یقین ہو خوب ہو وے ہو یہ امید
اسی خاطر لکھا ہو مین نے ای یار
کسی پتھر پہ اسکو خوب پسوا
کہ اچھا ہو وہ بالکل ای دل افروز
جو سردی ہو تو پانی کم پلانا
تو پھر پانی پلا پاوے جہان تو
اسے پھر شوق سے نہلا وہان یار
تو اسکی آنکھون اور نتھنو کو دھو تو
مساوی نون آٹا دو ٹکے بھر
کہ اس موسم مین کم دینا ہو اکسیر
پھر اسکے بدلے جاڑون مین کھلانا
نہ کر کچھ دیر ہرگز تو بہت جلدی
دوا کچھ مت دے گو ہون سو تجھے یاد
لہو کا موتنا ہرگز نہین بد
دو چند ان اس سے لے میدا تو پورا

۱؎ علاج ناکرہ بندش لب

۲؎ گھوڑ بیان سفر ۳؎ گرمی ۴؎ سفر ۵؎ پیشاب میں خون

علاج مرض [illegible]

سوا اُسکے گلہڑی اور گیبدڑ
کرون مین اس مرض سے تجھکو آگاہ
نہین اس مرض کی کچھ اور پہچان
سمجھ مت اس مرے نسخے کو ردی
ہی کہنے کے موجب ہی دل افروز
ولیکن ہر کھولنے پانی کی قید
دے جو بند ہو جاتا ہی محکم
بڑھا کر اُسکی پیشانی پر رکھ ہاتھ
تو جان اُسکا نہین ہی کچھ پسینہ
ارنڈی کو بلین اور نون کھاری
یونہین دے تین دن اور خوب کہہ غور
جو سمجھے گرم گرمی کی ہوا تو
پر اُسن پانی مین ہی ای مرد ذی ہوش
دیا اک کام کر اور ای مرے دوست
برابر اُسکے منگوائے تو گوگل
دیا سات اونٹ کی پشکل منگانا
یونہین کر سات دن تک اور ہم
طلا افیون کے پانی مین آٹا
وہ سبھی اور ہلدی ہیس باریک
رکھ اُن تینون کو اُس آٹے کے اندر
پھر اُسکی گولیان اک چھ بنانا
بھوجڑ ھکر تو اُسکا ایسا پسینا
پھر اُبھر ہاتھ پر اُسکو یہان تک

دیا کرتے ہین یونہین لوگ اکثر
شک اُسمین کچھ نہین واللہ باللہ
بتایا مین نے تجھکو آگے تو جان
منگالے حیض کی دستین گو گیا
کیا کر پانچ دن تک اُسکو ہمراہ
کرتا کچھ اُسکے بچنے کی ہو امید
تو بہتر ہوتا ہی اچھا وہ بہت کم
ہٹا اک ذرہ اُسکو زور سے سا
وہ سینہ ہی زمرد کا نگینہ
مسا دی لانہ کر کچھ آہ و زاری
نہ ہو گر فائدہ تو فکر کر اور
تو پانی شیر گرم اُسکو پلا تو
تو اجواین ذرا کر لیجیو جوش
لگا پر آگ کی جڑ کا منگا پوست
کچل کر پاؤ بھر گرمین آنکھین مل
دے اُسکو بتانا ہو جو دانا
کرتا کھل جاے بانکا تیرا ہمدم
اس آٹے کا بنا اک گول بانا
غرض دونون کو جب تو کر چکے ٹھیک
رکھ اُس گولے کو بھوبھل مین دبا کر
سحر اور شام تو اک اک کھلانا
کہ آجاے اُسے بیحد پسینا
پسینا سو کہ ہا ہے وہ دن تک

بہت سا اُسنے بھی ہوتا ہی آرام
بھوکا اُسکے دے ماتھے پہ جو ہین
خدانا کردہ گر ہو جاے مُنھ بند
آنکھین دس سیر پانی مین چڑھا دے
یقین اچھا اسی سے بھی ہو جاے چنگا
جو چھاتی بند ہو جاتا ہی گھوڑا
کرون پہچاننے کو اُسکے رقم
اگر بیٹھے کو ہٹ لیا وہ جا و
اگر بیٹھے مین وہ گھوڑا کرے دیر
پر اُن دونون کو تو اک پاؤ بھر لے
نہ دے پروانہ پانی اُسکو تب تک
ولیکن تا بقدر ورا اُسکو کم تو
پر اُسکو ہوئے پانی گرودھری چاک
اُسے تو آگ مین سب مست جلانا
کھلادے ایک بار اُسکو بالکل
ذرا سے موٹھ کے دانے مین ملا کر
دیا اک چھپہ بھر افیون لے تول
اور اک دو چھپہ بھر لے آنبہ ہلدی
منگا پھر پھیپا اُتنا ہی گوگل
غرض وہ خوب جلکر جبکہ ہو ٹھیک
جو کوئی ترت کا ہو بند گھوڑا
ادھر کو اور اُدھر کو پھر نہ کچھ جھانک
دیا پانہ ایسی جا پر اُسکا آگا

دلے بے کھٹکے ہو جاتا نہین کام
پلٹ جاتی ہین آنکھین اُسکی وہ ہین
تو پھر تو یاد کر رکھ یہ مری پند
رہے آدھا تو نتھنون سے پلا دے
وہین گویا نہالیوے تو گنگا
تو ہو جاتا ہی جلد اچھا وہ گھوڑا
بتاؤن سہل تا ہو تجھکو معلوم
کہ تیرا ہاتھ مطلق دکھنے پاوے
تو کر اُسکی دوا کی تو یہ تدبیر
کچل کر اُسکو جلدی سے کھلا دے
وہ بالکل صاف ہو جاوے جب تک
زیادہ اس سے مت دے ایک دم تو
تو اک چھپہ بھر اجواین ہو ای یار
دے بھوبھل مین اندک بھل بھلانا
خدا چاہے تو وہ جاوے دہن کھل
کھلادے شام کو پانی مین جلکر
اُسے پانی مین اپنے ہاتھ سے گھول
منگا سجی بھی تو اُتنی ہی جلدی
برابر تینون چیزین کرکے انگل
تب اُس گولے کو کٹوا خوب باریک
تو لازم ہی کرے تو اُسکو کوڑا
اُتر کر خوب کپڑون سے اُسے ڈھانک
کہ ذرا جسن جانہ ہو ہرگز ہوا کا

کہ تھا جو بعد کھانا اُسکا معمول
سہاگا بھون کر یا پانچ ماشے
اگر پوچھے کوئی کتنا ہو پانی
اُسے دے قائزہ کی طرح ای پانی
نہ ہو گر کچھ سبب اور گھوڑا لوٹے
کہ پردا ہو گیا تھا اُسکا بودا
وے کہ پہلے لیجو آنت اندر
تو پھر یہ جان منھ چھوٹا ہے بٹ کا
طرح اُسکی بتاؤں تجھکو اب ہم
پھسلنا اُس بغیر اُسکا ہے مشکل
چلا دیتے ہین اپنا ڈنڈنک ہاتھ
اگر دیکھا ہے مین نے اسمین اکثر
کھلایا گر یون ہی تو اُسکو ہر روز
اگر انمین سے ہو کوئی نہ اے جان
ذرا گھوڑے کے منھ کو تو اُٹھا کر
نہ ہو گر جاری اُسکا پیٹ یا گوز
تو اس سے بھی اُسے ہو تندرستی
یہی پہچان ہے قولنج کی جان
علاج اُسکا بتاؤں تجھکو بیداد
مری تقریر پر رکھ اک ذرا گوش
مع آلایش ایسا کوٹ اے دوست
اور اُسمین کالی مرچین آدھ پاؤ ڈال
ہمیشہ گرم اک دم دے تو پانی

سو ہے وہ بعد کھانے کو گیا بھول
پلا پانی مین دیکھ اُسکے تماشے
تو کہ اک پاؤ بھرا ہے یار جانی
کھڑا کر تھان پر اُسکو گھڑی چار
و یا ہر لحظہ گر کر لوٹے پوٹے
سو پھٹ کر آ گیا ہے اُسمین یہ دوا
کہ ہے خطرہ رہیگی گر وہ باہر
کوئی سدا پڑا ہے اُسمین اُنکا
نہ ہو پر شورہ یا دس سیر سے کم
اسی خاطر تو اکثر مرد عاقل
لے آتے ہین اُسے پھر ہاتھ کے ساتھ
کہ مر جاتا ہے یون گھوڑا مقرر
وہ ہو جب تک کہ اچھا اے دل افروز
تو پھر قولنج ہے تو اُسکو یون جان
سرک جا نال سے اُسکو پلا کر
تو اُتنا ہی پلایا کر اُسے روز
زیادہ اسمین ہو آگے سے چستی
کہ ہین نقطے اُترتے چڑھتے ہر آن
بشرطے اُسکو تو سنکر رکھے یاد
منگا اک مرغ کو پانی مین کر جوش
کہ ہو اک اُسکی ہڈی گوشت اور پوست
بتاؤں اب کھلانیکا تجھے حال
کہ ہے اُسکی اسی مین زندگانی

ہلیگا منھ وہ گر شب ہوگا پانی
کہ چھوٹیگا وہ پیہم سیکڑون گز
دیا اک نیم کی لکڑی ہو چھوٹی
کہ تا وہ اپنے منھ کو جو ہلا وے
تو جھاگ گرے اُسکے نتھنون تو کر دھیان
وہین کر ڈال اخنہ اُسکو فی الفور
نہ ہوا ان چھ مین گر کوئی مقرر
منگا بکری کے کلیے پائے اک جا
وہ سارا لبڈرا اُسکو پلا دے
بہت سے گھی کو اپنے ہاتھ مین مل
ولیکن اس مرض مین جو ہین دانا
دیا لا نرکچور اک پاؤ بھر یار
مرے اک مہربان نے تھا بتایا
منگا دو سیر دودھ اور گھی بہم
ملا نصف اُسمین آم موتھ کا خام
دیا چار و طرف سے خوب داغے
ولے اس داغ مین اتنی ہو جا پا
وہ پاوے زندگی گھوڑا دوبارا
غرض گھوڑے کا منھ جبتک کھلا ہے
پر اُسکی چونچ اور پاؤن کو کر دور
مہیلا بھی ملا پھر اُسمین دو سیر
کھلا سب شام کو اے یار ہمدم
پر ایسی جا پر اُسکو باندھ اے یار

اُسے یاد آئیگی وہ باد کھانی
یقین ہے خوب ہو جائے اُسی روز
انگوٹھے سے زیادہ جو ہو موٹی
اُسے وہ باد کھانی یاد آوے
جو ہون وہ سخت اور سوجے تو پہچان
نہین اسکے سوا اُسکی دوا اور
اور اُٹھے بیٹھے گھوڑا ہوکے مضطر
پکا کر اُنکو کر جلدی سے تیار
کہ تا اُسکو وہان سے وہ ہلا دے
پھر اُسکی ساغری کو کرکے اٹکل
نہین دیتے ہین وہ گھوڑے کو دانا
اُسے کر کوٹ کر باریک تیار
اُسے مین نے بہت ہے آزمایا
ملا دونون کو مت کر عقل کو گم
اُسے دے نصف صبح اور نصف دے شام
شکم پر اسکے آگے نائزہ کے
کہ سمجھے اک کف دست اُسکو ہشیار
نہ بچے گر چاندنی کا کوئی مارا
تو تب تک اس مرض کی یہ دوا ہے
اور اُسکو ڈال کر ہاون مین کر چور
شراب اک سیر ڈال اسمین نکر دیر
یونہین چالیس دن تک کر تو پیہم
کہ جس جا پر ہوا پہونچے نہ زنہار

علاج [illegible]
علاج قولنج
علاج چاندنی زدہ

نہ ہو معلوم گر اسکی تجھے راہ
بھگرا دے گوشت اور بھیجے کو ملکر
وہ چکنائی جو آتی جاوے اوپر
کرے اک پانچ دن یونہین جو ہیہم
وہ شی ہین آٹھ گن انکو نہ بھولا
جہان مین نام اسکا کرکری ہی
تنے ہی وہ بدم گھوڑا جو اک چند
وسے بال اسمین باندھا کر کے تدبیر
جو گھوڑی ہو تو رکھ دے بے تحاشا
دیا صابون کا رکھ شافہ بنا کر
دیا جون کان مین دے ڈال کے دو
بنا پانی مین اسکا سر بسر لیپ
رہی اک بات اب تجھکو بتانی
اور اپنے منہ سے تو سیٹی بجائے
منگا کر چار پیسے بھر گڑ اکو
ملا کر بنگ بھی اک پنچ ماشے
جو گھوڑا لو بنا کر بغلو مین جھانکے
شتابی جا کے لسن پیسے بھر لے
دیا اک لینڈ ہاتھی کا منگا تو
یقین ہی خوب ہو جائے وہ گھوڑا
کہ اس سے یون گیا ہی ڈوب گیا
اسے گھولکے تو اسمین ملا دے
نہین اسکے سوا اسکی دوا کچھ

تو مین کر دون تجھے ای یار آگاہ
کہ ہو جاوے حریرہ سادہ گل کر
اسے لیکر اک باسن کے اندر
تو قوت ہو نہ اسکی سال بھر کم

بیان ہشت اقسام بیماری کرکری و علاج آن

وہ بیماری نہایت ہی بری ہی
تو یہ تو جان رکھ پیشاب ہی بند
نکلنے مین نہ ہوتا اسکے تاخیر
بتا شہ یہ دوا اچھی ہی تماشا
کہ پیشاب اس سے بھی ہوتا ہی کھلکر
تو اسنے بھی یقین ہی فائدہ ہو
اور اسکا اسکے فوطون تو کر لیپ
کہ دو دلو ٹون مین بھر کر صاف پانی
کہ گھوڑا تن کے تا پیشاب ڈالے
فقط خالی ہی گلیا کر کھلا تو
کھلا کر دیکھ قدرت کے تماشے
دیا ہر لحظہ مضطر ہو کے کانکھے
ہیا دکنی مرچین ڈال کر لے
برابر چھال پیپل کی ملا تو
نہ ہو بھر پیٹ مین اسکے مروڑا
لگا رود مین ہی جا جسکا بیٹھا
پھر اسکو نال مین بھر کر پلا دے
اگر بخشے خدا اسکو شفا کچھ

منگا کر ایک کلا بھل بھلا کر
بہت سا دیگچے مین پانی بھر تو
مہیلے مین ملا کر خوب سب کو
دگر اس سے زیادہ تو کھلا دے

سوا اسکے دھیان مین سکھ آٹھ مین طور
تو اسکے نائرے مین مرچ کر لال
رکھے شورے کی بتی خوب سی جاب
دیا بیری کی بتی خوب سی جاب
دیا اک آدھ سیر اک تیل لیکر
گرے گر یہ دوائی کچھ برائی
وہ گھوڑا ہووے پھر مطلق نہ پیشاب
کھڑا ہو ساغری کے پاس جا کر
اگر گھوڑے کی سمجھے بند ہی لید
دیا دو پیسے بھر تو سونٹھ لانا
ولیکن ہی ضرور اتنی بھی تاکید
تو ہی وہ بادسول اتنا تو پہچان
گنجل کر بس کھلا دے اسکو خوب
پلا دے چھان کر تا لوئین بھر بھر
مروڑے لوٹ کر جو دم کو مارے
شتابی دودھ لا تو ایک آثار
اٹک کر وہ نہ چھٹتا تھا جہان سے
کرے دم بیٹھا اور لوٹے جو گھوڑا

پھر اسکا گوشت ہڈی سے جدا کر
اور اسکے نیچے مدھم آنچ کر تو
کھلا پانی کے اوپر اسکو خوب
تو پھر اسکا بہت سلحظ اٹھاوے
کہ جنسے بیٹھنا اٹھتا ہی گھوڑا
ولیکن شرط ہی ہر ایک پر غور
کہ دو دمین ڈال دے پیشاب فی الحال
رکھا اسکی فرج مین تا کرے پیشاب
رکھا اسکی فرج مین تا کرے پیشاب
پلا تھنون کے اندر ای ہنرور
تو پھر بازار سے منگوا لے رائی
یقین ہی یہ کرے اک دم مین پیشاب
گرا لوٹے سے پانی کو زمین پر
تو کرسا لو تری کی جا کے تقلید
دو چند اسمین پرانا گڑ ملا تو
رہے وہ فائدہ جب تک کرے لید
کہ جس سے کرکری کرتا ہی حیوان
یکایک کرکری ہی آوے جسکو
ولیکن خوب سا ٹھنڈا اسے کر
تو یہ لو جس سے جا ہے اس سے بارے
اور اسکا نصف گھی لا بے خطر ایک
سو دو ہفتے سے چھوٹے گا وہان سے
تو گر اسکے لگا تا لو مین بھوڑا

اُسی گھوڑے کو کیجو بھائی موٹا
بچھیڑے کو کیا چاہے جو تیار
پکا کر کھانڈ شیرا اُسمین ملا دے
وے دینا ہمیشہ مرچ کالی
کہ کالی مرچ پیسے چار بھر لے
جو چاہے گھوڑا موٹا ہووے جلدی
سحر کو آدھ پاؤ اسمین سے تو لے
پھر اُتنے مین بھگو رکھ تو اسی دم
کرے پھر سیر بھر کی روٹیان چار
ولیکن گوشت دل سے سن لے ای سعد
تو دے اُسکو خوید ای مرد ہشیار
پھر بعد پھر تازی ہی وہ آئے
پھر بعد جو سائیس آوے
غرض کرتا رہے یون چھ مہینے
پر آدھے سیر سے ہووے نہ گھی کم
وے باندھا ایسی تاریکی مین ای یار
کرے دن رات مین جو لید پیشاب
نہ ہو چلنے تلک اُسمین سے کچھ کم
عوض دانے مین اُسکو کرکے دے
کیا ہی اسکی خاطر اسکو تحریر
تو دے اُسکو سہاگا بھون کر نرم
سہاگا دے اُسے یک چند اسطرح
یقین ہی پھر رہے علتون سے وہ پاک

دربیان ترکیب تیاری بچھڑہ وغیرہ

تو سن ترکیب اُسکی مجھسے ای یار
پلا پانی کو اُسپر سے کھلا دے
نہین ہی خوب دینا گھیر خالی
پھر اسکو اک ذرا جو کوب کر لے
تو دے چالیس دن اُٹھ پہر ہلدی
بھگو خالص لے سے تو دودھ مین دے
بڑھا تو پاؤ بھر تک اُسکو کم کم
وہ پک کر ہو چکین جسوقت تیار
بدستور اُسکو بھی پانی کے دے بعد
کرتا بے انتہا ہو دے وہ تیار
کہ رہ کر دیر تک کڑوی نہ ہو جائے
تو پہلے سیر بھر بھر کر کھلا دے
کہ تا ہینے بنا دین دانت کھٹے
مفصل سب جتا تجھکو چکے ہم
مخجل ہو دیکھکر جسکو شب تار
ملین اُسکے بدن پر اُسکو احباب
تو اُسکی دیکھ تیاری کا عالم
یونہین گرمی مین تو شام و سحر دے
خصوصًا ترکیون کی ہی یہ اکسیر
وے دو تین ماشے ای دل افروز
کر اُسکے دماغ چار دن اسطرح
رکھے خوش تجھکو ہونے دے نہ غمناک

منگا بازار سے دس سیر شیر
جہانتک چاہے یونہین دیجو یار
وے ہی مرچ کے دینے کا یہ طور
ملا کر تھوڑے آٹے مین کھلا دے
منگا ہلدی کو اور جو کوب کر رکھ
سحر کو دوسرے دن بل کے ساری
چنے بھونا کے گر پسوا لے باریک
ملا دے سیر بھر دودھ اسمین کر گھی
جو چاہے اتنا گھوڑا بوجھ اُٹھا دے
پڑے جب کھیت مین جو کے تلے آ
تھکے کھانے سے لیکن جب وہ حیوان
کبھی اک پاؤ بھر اور کر ملا دے
تکلف یہ بھی گر چاہے تو کر دے
نہ دینا پر اُسے زنہار دانا
چراغ اُسمین جلے دن رات لیکن
نہ پھیرین خرخرہ اُسپر نہ ہتی
چنے اور جو مساوی جو بھنا دے
سمجھیو مت تو اسکو یہ غذا ہی
بچھیڑے کو اگر چاہے تو لا ریز
مدام اُسکو پلا پانی کے ہمراہ
کہ دن چار اُسکی دست و پا اندر
جو چاہے بوڑھا گھوڑا ہو وے تازہ

سواری کا نہ ہووے جو کہ کھوٹا
گھون ڈال اُسمین پھر جو کوب اک سیر
نہین تعداد کی کچھ اُسکے تکرار
اسے تو پڑھکے اپنے دل مین کر غور
پھر اُسکو شوق سے پانی پلا دے
کہین پھر ڈھانک کر گوشے مین دھر رکھ
کھلا کر پھر کھلا او برہنہ ساری
اور اُسکو خوب گوندھوا کر کے ٹھیک
کہ ہو چالیس دن مین اندھا سانڈ
کہ وہ مطلق بھی پہچانا نہ جاوے
کھلانا اُسکا تب گھوڑے کا ہی نیک
کھلا دے تب اُسے گلیا کر انسان
دیا اُتنا ہی لہسن سبز دے دے
کہ گھٹی تھوڑی گھی مین کرکے تر دے
کہ سم ہی اُسکے حق مین اُسکا کھانا
رہے اس خانۂ تاریک مین دن
چھڑا دین میل کچھ مطلق نہ اُسکی
اور اُسکا موٹا رہ داوا پساو
غذا ہی پہ گرمی کی دوا ہی
کہ پھر مطلق نکلے وہ نہ کچھ عیب
ہوا القصہ یہ قصہ جو کوتاہ
لگا اک دو وخط گھٹنون کے اندر
تو کھلے بال کے دے اُسکو با

اگر انمین سفیدی فی المثل ہو
دلیکن ہووے ادرک دو ٹکے بھر
ولیکن یار اتنا کام کرنا
اگر قد سے بتانے مین ہو زردی
ولے اس بات کو مت بھول جانا
پھر اُسکو تھوڑے آٹے مین ملا کے
دیا دینے لگے جب اُسکو دانا
اگر ہون سرخ گھوڑے کے بتانے
سر شام اُسمین سے لے پانچ تولے
اُسے دے ترپھلہ ای یار تب تک
اگر حد سے زیادہ ہووے لالی
بتانے کی ہے جتنی کا ہی بھید
اسی صورت سے کر پیشاب دھیان
و گر ہی زرد اور گاڑھا ہے بھائی
دگر جانے سیاہی پر ہو وہ خون
سپید اُسمین ولیکن ہو وہ زیرا
اگر گرتا ہے بتلی لید گھوڑا
کہا تو مان میرا گر ہی دانا
ولے دو پیسے بھر ہو اُسمین سنبری
تو دے اُسکو فقط سنبر کی لکڑی
دیا تو مان اب میرا کہا بے
کتیرے کے برابر بیل گری ہو
کھلا آدھی سحر اور نصف دے شام

تو جانے یہ کہ سردی کا خلل ہے
کھلانا پر اُسے دانے کے اوپر
زیادہ ایک سے مطلق نہ دینا
تو یہ جانے یہ بادی ہے سبب سردی
کہ مرچین پہلے پانی سے کھلانا
کھلانا دو ہین دانے کو کھلا کے
تو اسمین بیج سوے کا ملانا
تو بس گرمی ہوئی ہے اُسکو جانے
کسی مٹی کے باسن مین بھگو دے
خلل وہ دور ہو جاوے جب تک
اور اسی لالی مین ہی ہووے کالی
کہ ہین اُسکے جگر مین پڑ گئے چھید
جو ہو رنگت سفید اُسکی تو یہ جان
تو بادی کی اُسے تو دے دوائی
تو بس گرمی ہے اُسکو حد سے افزون
مری اس عرض کو کرنا پذیرا
تو دانہ ہضم اُسے ہوتا ہے تھوڑا
نہ دے ہرگز کسی دن اُسکو دانا
کہ ہے اُسکی دوا کا بس یہی جی
کہ جاوے تین دن مین اُسکا بیج جی
منگا اک چار پیسے بھر خناسے
غرض سوکھی ہوئی ہو یا ہری ہو
کہ ہو پیٹ اُسکا بند ای نیک فرجام

اگر سردی ہوئی ہو اُسکو تب تک
دیا دو تین دن دینا چھوارے
دیا دینا اسی صورت سے بادام
ملا کر موٹھ کے آٹے مین خالی
دیا دو پیسہ بھر تو سونٹھ لیجو
نہ دینا تین دن سے پھر زیادہ
نہ ہو پھر چار پیسے بھر سے وہ کم
مساوی ترپھلہ جو کوب کر کر
سحر بیش از نہاری وہ کھلا تو
دیا اک کوڑی بھر نیل ای دل افروز
تو اُس گھوڑے سے تو مایوس ہو نہ
خلل جتنی کا ہی ہر چند تھوڑا
کہ سردی کا نہایت اُسکو ہو زور
اگر ہو سرخ تو بادی کا ہی طور
کئی دن ترپھلہ دے اور کتیرا
کھلانا ترپھلے کو سب بہ تکرار
نہایت اُسمین آتی ہو گی بدبو
مصالح دے کئی دن اُسکو پھیر
دگر ہو چشمہ جاری کے مانند
چھٹانک اُسکو وہ دینا ای خردمند
منگا دو پیسے بھر پھر تو کتیرا
دہین ان سبکو کوٹ اور چھان یکجا
اگر ہو لید مین چکنائی بھائی

تو بس دو چار دن دے اُسکو ادرک
کہ تا سردی کو گرمی اُسکی مارے
کہ تا ہو جاوے اس سردی سے آرام
اُسے دن تین دو مرچین دے کالی
ملا کر ہینگ اک چھ ماشہ دیجو
قیامت ہو گی دیگا گر زیادہ
یہی دس پانچ دن تک دیجو پیہم
کسی تھیلی مین رکھ چھوا پی بھر کر
پھر اُسکے بعد بس منزل کو جائے
پلا پانی مین اُسکو ایک ہی روز
اور اُسکی زندگی سے ہاتھ دھونا
ولے مطلق نہین بچتا ہے گھوڑا
وہی گرم اُسکو چیزین دے بدستور
علاج اُسکا لکھا ہے پہلے کر غور
مساوی وزن مین ہو اُنکے زیرا
لکھا ہے پہلے دیکھ ای مرد ہشیار
کبھو جو غور سے سونگھے اُسے تو
کہ تا ہو لید کی بدبو وہ برہم
چلے پیٹ اُسکا پچکاری کے مانند
کہ تا کھاتے ہی اُسکا پیٹ ہو بند
پر اُسمین ایک ماشہ بھر ہو زیرا
پھر اُنکو گوندھ کر پانی مین ٹھیک
تو اُسکو آنو ہے دے اُسکو رائی

سرے تو بھیمر اُٹھل کا ہی گھوڑا
کچھ اس سے ڈھل کے پھر جنگل کا رنگ
ادھر کو گوش دل سے جو کرے کان
سپید ہوتا ہی جبتک دانت کچا
جب اُسنے بیچ مین کا دانت توڑا
گرین کون کہ جب دانت ای سخن سنج
نہین ہوتا ہی کچھ انکین کم و بیش
قیاسًا اُس سے تو دریافت کر سن
کسی کو تیرے کہنے سے ہو گر رنج
جو کوئی پوچھے عمر اُسکی ہی کتنی
کہ بوڑھا ہی نہایت ہی یہ گھوڑا
سن اُسکا کوئی پا سکتا نہین ہی
سوا اسکے جو ہین مجمل ہین وہ سب
ضروری تھی وہ جو جو بات بھائی
علاج اب مجھکو ہین کچھ کہ معلوم
نظر کر جسقدر چھوٹا ہی گھوڑا
نہو جا ایک ہی کی فکر مین غرق
ضرور اس فن مین تو ہی صاحب فن
ہر اک گھوڑے کی بیماری کا احوال
سو آیا فہم مین ہی وہ بہت کم
سو کچھ کچھ اُسکا کرتا ہی بیان یہ
بہار م وضع سے ہوتا ہی معلوم
بتانا آنکھ کے کونے کا ہی نام

کہ چلتا ہی بہت کھاتا ہی تھوڑا
اثر گر اُس سے ہی پھر کا کھیا دا

دربیان شناخت سن و سال اسپ

تو بتلاؤن اُسے دانتون کی پہچان
ہر اک کے دانت ہوتے ہین مقرر
تو گھوڑا تب تلک ہوتا ہی بچا
جہانتک ہین مبصر ای خردمند
مقرر تب دو یک ہوتا ہی گھوڑا
وہ دو جب توڑتا ہی پاس کے اور
تو لازم ہی کہے تو اُسکو ہی پنج
اُسی ہنگام مین چہ سکے نزدیک
مبصر لوگ اُسے کہتے ہین پھر شش
پر اُسکے بعد تو ای صاحب رای
نہین معلوم ہوتے اُس سوا ان
سیاہی جاتی جاوے جب وہ ساری
تو کہہ بے خطرہ یہ تو ہی ملے تو پنج
پھر اسکے شش اور دانتون کچھ دھیان
تو تحمینا وہین کہہ دے کہ اتنی
پر اُسکی دونون آنکھون تو کر دھیان
وہ نادان ہی کہے جو اُسکو تھوڑا
وے جب ہو گیا گھوڑا لے پنج
مبصر بھی بتا سکتا نہین
جو رائج اس زمانے مین تھین باتین
کوئی اُنکو برتتا ہی نہین اب
اسی خاطر کیا مین نے نہ مرقوم

دربیان بیماری اسپان و معالجہ آنہا

سو دو یک لخت مین کہتا ہون مرقوم
ولیکن ہی یہ میری شرط ای یار
مصالح اُسکو دے اُتنا ہی تھوڑا
غرض چھوٹے بڑے گھوڑے کو پہچان
ہمیشہ ترکی و تازی مین کر فرق
مزاج ہر ایک گھوڑے کا ہی دو
کر اک مین علم ہو اور عقل دس من
مبصر مین بیان وصف اُسکا کرتے
نمایان چار صورت سے ہوئی الحال
ولیکن طول دے دے کر ابیجا
کر رکر چکے ہین امتحان ہم
سیاہی زرد ہی از بسکہ اصفر
کہ ہو جاوے ہر اک پر تا عیان یہ
بتانا لید اور پیشاب سے یار
ولیکن ہو نہین سکتا ہی مرقوم
اُسے کہتے ہین عاقل علم سینہ
بتانا اُسکو یون میرا ہی تھا کام
بتانے کی جو رنگت ہو گلابی

نہین ہی جسکے آگے کوئی سی آٹھ
بہ نسبت اُسکے پھر جو ہی سو خوب ہی
ٹلے چھ اور چھ ہوتے ہین اوپر
اسے سب دیکھ کر کہتے ہین ناکند
تو ٹک گنتے چار سال اُسکو ہین کر غور
نکلتے چار دانت ہین گول یا کے
سیاہی جسقدر دانتون مین کم ہا
نصیحت یاد رکھ یہ تو ہماری
پڑا ہو فرق جتنا انہین پہچان
گھسے ہون بال اُس جا کے تو یون جان
تو پھر پہچاننے مین اسکے ہی رنج
سنا دین مین نے انکی تمکو گھاتین
وگرنہ وہ بھی تھین سب مجھکو معلوم
تمھین مین نے مفصل کہہ سنائی
کہ رہ دائم دوا کرنے مین ہشیار
ولے ہر وقت موسم پر بھی کہو دھیان
تجھے لازم ہی تو کرتا رہے غور
کہ ہر نسخے کو جو موقع پہ برتے
بہت سا لکھ گئے ہین اگلے اُستاد
رہا ہی تجربہ کرتا یہ اکثر
سمجھ جاتا ہی ہر اک دکھ کو ہشیار
لکھا جاتا نہین ہی در سفینہ
تو سبب سمجھے نہین ہی کچھ خرابی

دربیان شناخت سن و سال اسپان

دربیان امراض اسپان

ولیکن جو مغل ہی اہل ایران
کسی کا پانون گر ہووے سفید ایک
اُسے پہچانتے ہین لوگ سارے
کہے گر کوئی آ کر تجھکو ای جان
اگر ہی سور گھوڑا یا کہ سنجاب
وہ کہتے ہین یہ اس خاطر برا ہی
اگر ہی خنگ تو کیا تجھکو غم ہی
اور اسکے بعد ابلق ہی اور بور
ہر رنگ اُن سب سے گو کچھ ورے ہی
سنو اب فصل پنجم کا بیان ہی
غرض اک پانچ جو مشہور ہین عیب
چلے جب تک کہ وہ گھوڑا المنزل
جو بڑھے گر صاف تو کچھ نہین ہی
اُٹھے گر بیٹھ کر وہ صاف تو لے
بہت جو کھایگا سو ہوگا موٹا
نہین کچھ اور کی کچھ اور پہچان
کہ یہ گھوڑا مقرر ہوگا کمزور
گروہ پہچان کیا ہین اُسکی مردم
ہری سب اختہ ہونے سے ہی جاتی
نہ پوچھ اب مجھسے تو شبکور کیا ہی
تو بس شبکور وہ گھوڑا نہین ہی
انھین دو دل کہتے پنج ہین عیب
ہی گھوڑا ہند مین اچھا جا نکا

یہی کہتا ہی اُسکو دیکھ ہر آن
تو اُسکو بھی جان ای یار تو ٹھیک
بہت بد جانتے ہین لوگ سارے
جواب اُسکا ہی ماتھے پر تو مت مان
تو سارے اہل ہند اور اہل پنجاب
یزید اس رنگ پر اکثر چڑھا ہی
سمند اچھا ہی گو پر اُس سے کم ہی
ولیکن بور وہ جو ہو قرہ قوز
سنو اُس سے ادھر شرغہ کرے ہی

برو کاین اسپ ابلق نابکار است
نہین ہی ول یہنے ہاتھون کی کچھ قید
سبب ہی یہ کہ ابلق ہی وہ کمبخت
ہمیشہ نے کہا اُسکو برا ہی
برا اُسکو نہین کچھ جانتے ہین
جو آوے رنگ مین گھوڑے کے نکران
منحصر جتنے ہین کہتے ہین وہ یو
ہی اُسکے بعد مشکی ابرش لگا
کم ان سب سے ہی پچکلیان ادریان

فصل پنجم در بیان عیوب خمسۂ مشہورہ

بیان اس فصل مین آنکا ہی لازم
تو ہی پہچاننا سخت اُسکا مشکل
جو ہی برعکس اسکے تو یقین ہی
وگر برعکس ہی تو پھیری دے
وہ خواہی ہو بڑا اور خواہ چھوٹا
وہ کم کھاتا ہی پہچان اسکی ہی جان
یقین یہ ہی کہ ہوگا سب سے کمزور
وہ خود ہو جاویگی اکدم مین معلوم
اگر جڑ کاٹنا ہی عیب ذاتی
یہی پہچاننا شبکور کا ہی
نہ بھاگے اُس سے ڈرکے تو یقین ہی
نہین شک اسمین یہ ہین عیب لازم

وہی ہوتا ہی کہنہ لنگ گھوڑا
خدا نا کردہ گر کمر تنگی ہو گھوڑا
دیا باندھ اُسکو لیکر تھان پر یا
یقین جان اُسکو جو گھوڑا ہی کمزور
کوئی سوداگر اُسکو لے کہین جا
اگر کرتا ہی چھوٹی چھوٹی جو لید
اگر ہی کوئی دندان گیر گھوڑا
نہین چھوٹیگی خو اسکی یقین ہی
زیادہ اور ہو جاتا ہی ای یار
کہ کمل شب کو ڈال اک اُسکے آگے
اگر تاریک شب ہو ای برادر
انھین عیبون سے پھر جاتا ہی گھوڑا

نمیگیرم کہ با خال وارست
برابر ہی نہ رکھ تو اس سے امید
نہ لے اسکو کہ بس عیب ہی سخت
اب اُسکے عیب مین تکرار کیا ہی
ولیکن اہل ایران مانتے ہین
تو کہ سب سے کمیت اچھا ہی ای یار
کہ ہی بعد اُسکے ابرش اور کلون
اثر دونون سے ہی گر اور سبزا
نہین ہین بعد انکے اور کچھ مال
بتاؤن جسطرح مجھپر عیان ہی
کہ جو کرتا ہی اول لنگ گھوڑا
تو ہانک اچھے پر اسکو کرکے کوڑا
رہ اُسکے پاس میٹھا شب کو بیدار
تو بس وہ سارے گھوڑون سے ہی کمزور
ولے کمزور سے ہرگز نہ پھل پاے
اُسے کہتے ہین یون ہی جنکو فہمید
تو وہ گھوڑون مین ہی بے پیر گھوڑا
بجز مرگ اُسکا چھٹکارا نہین ہی
اگر یہ آزمایا بلکہ سو بار
وہ گھوڑا دیکھ کر اسکو جو بھاگے
تو ڈال آگے سفید اک اُسکے جا در
بہت انہین سے ہو با ہو سکے گھوڑا
جو پوچھے تو بتاؤن ہی کہا تھا

بیان چالے اسپ خوب در ہند

اُسے سب کہتے ہین اہل ولایت
کہ ہو مضبوط یہ گھوڑا نہایت

پسند اسکے سوداگر تے نہین اور
مری بھی خبر ہو کرتا ہون مین جب غور

وہ گھوڑا جو نہین کرتا ہو گنڈا
اُسے کوئی نہین کہتا ہو اچھا

کہین مین تختہ گردن اُسکو لاریب
وے مطلق نہین مقبول مین کچھ عیب

بہت اونچے ہون شانے جسکے حد سے
نظر وہ دیکھنے مین آوین بد سے

جو پوچھے کوئی کیا ہو یہ بتانا
تو کہ تو یہ ہو گھوڑا گاؤ شانہ

مبصر مرغ پا کہتے ہین اُسکو
کہ جسکے ہووین پیچھے پانون دونو

بہت سیدھے ہون اور خم انمین ہو کم
تو کبھو مرغ پانون اُسکو بے غم

کہے تو تجھکو بھی اُسکو بتادون
کہا کرتے ہین سب جسکو تبرگون

وہ گھوڑا جسکا پیچھا ہو گھوٹا
تبرگون ہو مقرر نام اُسکا

نہ لے سوداگر اُس گھوڑے کو زنہار
کہ وہ ہرگز نہین ہوتا ہو تیار

جو گھٹنے پانون کے ٹکرا مین باہم
تو پھر ہو وہ کلنچ تو کھا نہ کچھ غم

وہ لاغر خواہ ہو اور خواہ ہو مست
ولیکن ہو وہ چلنے مین زبردست

سپاہی کے تو ہو وہ کام کا یار
وے سوداگر اُسکو لے نہ زنہار

بہت سا جسکی ہووے پشت مین خم
تو جان اُسکو کہ پلہ کش ہی یہ کم

مغل شب پشت اسکو ہین کہتے
تعجب سے ہین سارے دیکھ رہتے

اُسے کہتے ہین ہندو ہی یہ اچھا
تو اس گھوڑے کو گنتے ہین وہ کچا

لگا ہو پیٹ جسکا پیٹھ سے یار
فلاح اس سے نہو گی تجھکو زنہار

وہ خواہی ہو بڑا اور خواہ چھوٹا
نہین ہوگا کبھی گھوڑا وہ موٹا

سمجھ اُسکو تو یہ آہو شکم ہی
یقین پھر جان کہ کھاتا بھی کم ہی

چپائی سم اُسے کہتے ہین سارے
کہ جسکے نیلے سُم ہوتے ہین پیارے

ہمیشہ گرم رہیگا اور کوہ پر یار
بہت چلنے سے ہوتا ہی وہ ناچار

سمون مین جسکے گھوڑے کے خم ہو
تو پھر وہ ہو زیادہ یا کہ کم ہو

بہت کھاویگا وہ ٹھوکر تو رکھ دھیان
اور اُس گھوڑے کو اپنے خر سمہ جان

کشادہ ہو اسے کہتے ہین دلال
کہ چھدرا پانو کو چلتا ہو وہ چال

تو اہل ہند اسے کہتے ہین عیب
مغل اچھا اُسے کہتے ہین لاریب

صواب ور عیب جگت مین جو ہی ہر بار
کرون فصل چہارم مین وہ اظہار

فصل چہارم در بیان الوان اسپان

ستارہ لوگ کہتے ہین اُسے سب
کہ جو جاوے انگوٹھے کے تلے دب

نہ لے مطلق اُسے میرا کہا مان
نہایت نحس اور بد ہین اُسے جان

جواب اُسکا بتاوین پانون مین جو
تو عاقل دھیان مین لاوین نہ اُسکو

جو ہو اُس سے بڑا تو ہو وہ ٹیل
اُسے بے لے نہین کچھ انمین ہی جل

اگر آنکھون تلک جوڑا ہو قشقا
تو ہو وہ ماہر و دہی ہی اچھا

بظاہر دیکھنے مین وہ برا ہی
وے باطن مین وہ بیشک بھلا ہی

اگر قشقے مین ہین کچھ بال ہمرنگ
تو لینے کا نہ کر تو اُسکے آہنگ

خبردار اُس سے رہ ہی عیب بیحد
مبصر لوگ اُسے کہتے ہین عقرب

سفید ایک آنکھ جس گھوڑے کی ہووے
تو لازم ہی کہ مالک اُسکا رووے

یہ سب کہتے ہین گھوڑا ہی یہ طاقی
رکھیگا کچھ نہ اُسکے گھر مین باقی

فروشندہ کو سو کے پانچ مت دے
بہت بدہین ہو اصلا نہ تو لے

یہ دونون سے وہ دم آتش چشم گر ہی
تو مطلق اُس سے مت ڈر وہ خضر ہی

چغر ہرچند باطن مین بھلا ہی
بظاہر دیکھنے مین وہ برا ہی

اگر ہو وے سفید اک ہاتھ دایان
تو بس گلشت جانے اُسکو انسان

گران پہ ہاتھ آوے تو نہین قہر
وے برعکس اُسکے ہو تو ہی زہر

سرک جا پاس سے اُسکے تو گر جست
حذر کر اُس سے وہ گھوڑا ہی چپ دست

ولیکن وہ سفیدی ہو گر حال
تو جان اُسکو بدم کہتے ہین دلال

وہ ہی سب قومون کے نزدیک بہتر
سنا ہی مین نے لوگون سے مکرر

جو ہی ازجل تو ہی بد ہیں لاریب
حدیث انکے تو حق مین ایک آئی
سرا یا فصل دویم مین ہویدا
جو سمجھے تو مرے کہنے کو کچھ مال
اگر وہ بھول جاوے تو وہ ہی روگ
انھیں کے متصل تو خوب کر غور
ولیکن ہے جو نوک اسمین تو ہی لنگ
یہی کہتے ہین وہ جو ہینگے عاقل
جو ہاتھون کے ہون گھٹنون مین برسے تو
نلی مین سے جو ابھرے ہڈی فی الحال
وے انگریز کہتے ہین اسے بر
نہین گر لنگ تو ہوگا وہ لنگڑا
وہ نبتاک ہے اسے مت جان تو کم
نہین نبتک اسے کہتے ہین گانٹھ
پیچے گا جب تلک یون ہی رہیگا
اور انڈے سے زیادہ ہووے یا کم
مسلمان اور ہندو اسکو ملکر
کہے تو جسطرح مجھ پر عیان ہے
برابر تخم خرمے کے ہو یا کم
نہین کرتے ہین حنظل سو کچھ منی سے
سراسر فصل سوم مین ہے تکرار
بڑے ہون دانت جسکے حد سے باہر
وے کہتے ہین اسے اہل بصارت

وگر ہے بدرکابی تو وہ ہے عیب | بموجب شرع کے عیب انکے ہین اور
نہین اور دن کچھ حق مین کچھ بھی بھائی | شریعت پر ہی اپنا بھی عمل ہے

فصل دوم در بیان ہڈا و موتڑا وغیرہ

کہون تو موتڑہ نکتہ تجھسے احوال | یہ پچھاڑی پانو کے گھٹنون کے اندر
انھین کو موتڑا کہتے ہین سب لوگ | جو کم ہو تو نہین ہے عیب چندان
جو نکلے جوڑ مین سے استخوان اور | تو اسکو جان تو ہڈا ہی بیشک
اسے تو لیکے ہوگا زیب سے تنگ | جو ہے ہموار اسکو جان چپٹا
کہ ہے پہچاننا ہڈے کا مشکل | جو سچ پوچھو تو ہان اپنے بھی نزدیک
تو اس گھوڑے سے بھی بھاگ جا دور | سبب ہے یہ کہ اسکو زانو ہے
تو بلی ہڈی اسے کہتے ہین دلال | اسے اسواسطے کہتے ہین کم عیب
کہ نزدیک انکے ہے یہ عیب بیحد | اگر ہوتی ہون ہاتھون کے سم کی
چکاول ہے بہت کہ اس سے خطرا | وگر ہے پانون کی بھونکا ہی چال
جو حق کہنے کا ہے سو کہہ چکے ہم | اگر نبتاک سے اوپر ہے کچھ اونچا
تو اسکا مطلقاً تو غم نہ کھانا | زبس نبتک سے ہوتا ہے وہ اوپر
جو دانا ہے اسے گانٹھ کہیگا | جو ہاتھ اور پانو کے سمون کے اوپر
تو اسکا اسمین تو مطلق نہ کھا غم | وہ ظاہر مین اگرچہ عیب سا ہے
کہا کرتے ہین ہیقہ اے برادر | اگر گھوڑا کسی کا ہو ٹھکنی کا
بتاوے دن مین ٹھکنی ہوتی جہان ہے | ادھر کو نا نرم سے اور ادھر کو
جو ہے تو ہے یہی اے یار ہمدم | نہایت ہی ٹھکنی چھوٹی اگر ہو

فصل سوم در بیان عیبہاے صورت

بیان اس عیب کا ہے اے مرے یار | کہ گھوڑا جس سے بد صورت نظر آے
شتر دندان اسے کہتے ہین سب یار | اگر اونچا ہو وہ ماتھے کا یا رو
کہ یہ گھوڑا کریگا کچھ شرارت | پریشان گوش ہے وہ اے سخندان

نہین کوئی کیا ہے خوب ہی غور
نہین جنکا عمل انکو خلل ہے
بیان ہڈے کا ہے اور موتڑے کا
رنگین ہوتی ہین نازی کے مقرر
ولیکن گر بڑی ہون تو ہے نقصان
نہ سن ہرگز فروشندہ کی بک بک
بزدوق اسکو جہان جاہے تو چھپٹا
نہین کچھ اسمین شک بات ہے ٹھیک
اسے ہرگز نہ لے تو وہ برا ہے
کہ ہوتی ہے وہ اچھی جلد لاریب
تو گھوڑا اور رکھ اک اسکی کملی
تو وہ گھوڑا کسی کو مفت دے ڈال
تو کھول آنکھو کو تو نے کیون ہے بیچا
تو وہ لنگڑا نہین ہوگا مقرر
کچھ اونچا سا ہو اندر اور باہر
پہ باطن مین بہر صورت بھلا ہے
تو کہتے ہین کہ سر کھاوے دھنی کا
ذرا تو غور سے دیکھا ہے انکو خوب
تو کہتے ہین ہتی سب لوگ اسکو
منی کو جانتے ہین کم ٹھکنی سے
بشرطیکہ دیکھے اسکو صاحب رای
مغل کہتے ہین تو پیشانی اسکو
کشادہ اور ڈھیلے جسکے ہون کان

سو آنسو ڈھال کچھ اسپا نہین عیب
اُسی بھونری کو خوش ہو کے سارے
وہ خواہی ایک ہو اور خواہ دو چار
مبارک جانکر کہتے ہین اچھا
تلے اُسکے جو ہو چھاتی کے اندر
بس اُس گھوڑے کو تو لینا نہ زنہار
بغل مین جسکے بھونری کی خلل ہی
سوا اسکے مساوی جانتے ہین
لکرشے اک دم نہین اُس پاس رہنے
اور آوے تنگ کے باہر نظر جب
تلے پر ہاتھ کے بھونری اگر ہی
جو رخ نیچے کو اُس بھونری کا ہو یار
جو منھ اوپر کو ہی تو ہی بُری قسم
تلے پر ڈنڈے کے جو ہو بدستور
کہون نام اسکا وہ بھونری ہی پیچ کل
تو نام انکا ہی اربل انکو پہچان
جو ہو دو ہون طرف تو اُس سے مت بھاگ
غرض جسکے ہو بین بھونری زبان حال
اب اُس بھونری کا مین تجھسے کہون ڈھنگ
خصوصًا راجپوتون کی یہ ہی چڑ
نہین پہچاننا کچھ اُسکا دشوار
اُسے بد جانتے ہین خاص اور عام
شریعت کے بموجب ہین جو وہ بد

دسے ہندو سمجھتے ہینگے لا ریب
مغل ہمیان زر کہتے ہین پیارے
یہی ہی نام اُسکا اے مرے یار
سمجھتے ہین اُسے دولت کا گچھا
تو ہر و آول ہو تو اُس سے بہت ڈر
بشرطے دیو من اُسپر نہو یار
مغل کہتا اُسے گندہ بغل ہی
نہ خوب اُسکو نہ بد ہی مانتے ہین
زبان اپنی مین ہین گو ہم اُسکو کہتے
تو گنگا پاٹ اُسے کہتے ہین وہ سب
تو وہ دونون یہ ہی یا ایک پر ہجر
تو کھونٹا گاڑ نام اُسکا ہی زنہار
سمجھ کھونٹا اُکھاڑ اُسکا ہی یہ اہم
تو اُس گھوڑے کو تو مطلق نہ کر دو
جہانتک جی مین آوے اُسپہ تو چل
تو گر ہی ایک تو بد اُسکو تو جان
کہ ہی وہ مین کہتے ہین اُسے ناگ
تو اُس گھوڑے کو تو لے ہو کے مشتاق
سمبھر جسکو کہتے ہین جھبر بنگ
کہ دیکھ اُسکو لگے ہی انکو یہ ڈر
تلے جو زین کے آوے سو ہی پاک

گلے کے نیچے جو بھونری ہو اُسکو
سمجھتے ہین غرض سب لوگ اُسے خوب
پھر اُسکے نیچے گردن کے جو ہو پیچ
اگر ہی نام سے بھی اُسکے کچھ کام
اُسے سب جی کا دشمن جانتے ہین
کہ وہ پیدا کرے ہی اُس سے صد غم
اُسے لیتا نہین وہ جسکے اک پاس
تلے جو پیٹ کے بھونری ہو چھوٹی
سوا اس قسم کے اورون کے نزدیک
نہین رکھتے ہین اصلا نام اُسکو
ذرا سن ہوش سے اے مرد کامل
نہ ڈر بھونری سے وہ تو خوب ہینگی
جو سستا بھی ملے تو لے نہ زنہار
وہ گھوڑا پا کہ اونچا ہی و یا پست
جو جبڑ پر بھونریان گالون پہ ہون دو
اگر بھونری ہی جبڑ مین بال کی ایک
جو ہون طاق اک طرف اک طرف جفت
و گر وہ جفت ہین تو اُسکو تو لے
تجھے آگاہ کر دون اُس سے پیارے
یہ ہی بد مین اُسے ہرگز نہ لینا
بُرا کہتے ہین اُسکو لوگ ڈر کر

در بیان عیوب ستر عیبہ اسپ

مفصل انکو لکھ دیتا ہون سب لفظ
سو ہی ماہیت اک اک در عیب ہی اک

کہا کرتے ہین کنٹھی سارے ہندو
اُسے کوئی نہین کہتا ہی معیوب
تو اُس بھونری کو سب اشراف و رنیچ
تو سن رکھ دیو من اُسکا ہی بس نام
وہ ہی بد مین اُسے سب جانتے ہین
نہین باعث سے اُسکے ہوتی بد مین
و لیکن وہ مغل جو ہی قزلباش
تو اُسکو ہرنٹے کہتے ہین کھوٹی
کچھ اس بھونری کی بد مینی نہین ٹھیک
بہت لیتے ہین دیگر دام اُسکو
اُسے پہچاننا ہی سخت مشکل
کہون اب اُسکو جو معیوب ہینگی
بُرا ہی وہ نہو اُسکا خریدار
بلاشک جان اُسے یہ ہی بر بدبخت
دیا ہون پشت سر پر انکو خود
تو لمبی سا بن ہی وہ ہرگز نہین نیک
تو اُس گھوڑے کو تو ہرگز نہ لے مفت
فروشندہ جو کچھ چاہے وہی دے
اُسے بد جانتے ہین لوگ سارے
اُسے بستی مین رہنے بھی نہ دینا
جو وہ ہوتی ہی بھونری سا غری پر
وہ بھونری نمک حرام ایسی ہی بدنام
رکھو یاد انکو سنکر سب یہ دے نیک

مجھے وہ دیکھ کر ایسے ہوئے شاد / کہ پھر مطلق رہا انکو نہ کچھ یاد
عزیز اصلا نہ رکھی مجھسے کچھ شے / جو ہے تو آدمیت انھین بس ہے
بہر صورت مری گردن پہ ہر آن / اُنھون کا ہے یہانتک بار احسان
اُٹھاتے تھے وہ ہر اک بات میری / خوشی سے کاٹتے اوقات میری
غرض جبتک رہا مین اُس مکان مین / تو گویا تھا بہشت جاودان مین
فسانہ نکلا پہلے ہی آیا / نہایت طور اسکا انکو بھایا
لگے وہ مجھسے کہنے ہنسکے یون جی / کہ نثر اسکو کہا ہے تمنے کیون جی
کہا مین نے مجھے جتنا تھا معلوم / کیا تھا نثر مین مین نے وہ مرقوم
مگر جب کہا مجھسے بمنت / تو کی انکی لیے مین نے محنت

رہے آل انکی اور اولاد خرم / رہین خوش وہ نہو انکو کبھی غم
غرض جو انکا تھا سو تھا وہ میرا / نہ تھا کچھ انھین مجھ مین میرا تیرا
کہ اب سر کو اُٹھا سکتا نہین مین / یہ سچ ہے واہی کچھ بکتا ہین مین
وہان جو شے مجھے ہوتی تھی درکار / مہیا بن کہے ہوتی تھی سو بار
قضارا ایکدن جو وہ سخندان / لگے پڑھنے اُٹھا کر میرا دیوان
زبس گھوڑے سے تھا انکو بہت ذوق / سواری کا بہت رکھتے تھے وہ شوق
ہماری خاطر اسکو کیجیے نظم / بہر صورت لیے کر دیجیے نظم
سو وہ کیا ہے جسے نظم اب کہون مین / یہی لازم ہے بس اب چپکے ہوئے مین
کیا خاطر سے انکی عزم بالجزم / وگرنہ کچھ نہ تھا مطلق مرا عزم

دربیان وصف اسپان

کبھی ہو رزق کا اسکو نہ توڑا / بندھا ہو جسکے دروازے پہ گھوڑا
پڑھو اول عادیات انکھین بند / خدا نے کھائی ہے گھوڑے کی سوگند
نہین اُنسے ہی بہتر کوئی حیوان / جو بہتر ہے تو ہے بس اُنسے انسان
جہان مین جسقدر گھوڑے ہین یار / تو انکے حال سے ہو جا خبردار
کرونگا پانچ فصلون مین بیان بھی / مفصل تجھپہ تا سب ہو عیان بھی
خلل ہے دوسرا پھر کر پٹھے کا / تو پہلے کا ہے اور وہ موتڑے کا

عزیز انکو رکھا ہے مصطفیٰ نے / بہت چاہا ہے انکو مرتضیٰ نے
کرے جو طبع کے گلگون کو کوڑا / وہ سمجھے اشرف الحیوان ہے گھوڑا
گل انکے عیب کی اک باغ ہین قسم / سو ہر اک کا بتا دیتا ہون مین اسم
مقرر عیب گھوڑے کے ہین لاریب / ہرے سب عیب یون بھونری کا ہے عیب
قباحت تیسری صورت کی ہے یار / کہ ہو دل دیکھتے ہی جسکو بیزار

خلل چوتھا جو ہے وہ رنگ کا ہے / بس آگے پانچوان پھر ڈھنگ کا ہے

فصل اول دربیان بھونری ہاے بھلے مو

کرون مین فصل اول مین بیان وہ / کہ جو مشہور ہین سب بھونریان وہ
وگر ہے پاس اسکے دوسری یار / تو لینے کا نہ کر قصد اسکے زنہار
مغل کہتے ہین لیکن انکو خوشہ / نہین لیتے اُسے لیتے ہین گوشہ
کوئی دیکھ انکو نیچے اوپر اکھڑ / یہی کہتا ہے سینگن ہے نہ چھپڑ
کوئی کہتا ہے بنڈھا ہے مقرر / نہ لو اسکو کہ مارے گا یہ ٹکر
کوئی عاقل اسے لیوے عجب ہے / کہ تھا سینگن پہ آفت ہے غضب ہے
جھکائے جسکہ نیچے کی طرف کان / تو آجاوے وہ نیچے اے مری جان

وہ ڈاٹھے پر ہے بھونری گھوڑے کے ایک / تو بد کہتا نہین کوئی اسے نیک
اگر وہ تین یا ہین پانچ یا چار / تو سب کا ایک ہی ہے حکم اے یار
اُسے کہتے ہین وگرا اہل پنجاب / سا دی جانتے پر وہ ہین احباب
کوئی کہتا ہے چھتا سینگن اسکو / کوئی کہتا ہے قینچی اے نکو خو
کوئی ماتھے مین جسقدر دیکھ کر یار / کہے ہے مین نہین اسکا خریدار
گئی ہے بات نزدیک اپنے یہ چھپن / مقرر یار تو جان اسکو سینگن
نہ آوے کان کے نیچے تو ہے اور / اسے کہتے ہین آنسو ڈھال کر غور

بری تھے بغض سے اور وہ حسد سے
کہے جو چاہے کوئی انکو لد سے

کہوں وصف انکا جو کچھ ہو وہ تھوڑا
کہ دلدل جنکے تھا چڑھنے کا گھوڑا

کرے یا اسکا کرے کچھ وصف تحریر
بھلا یہ کیا ہے اور کیا اسکی تقریر

غرض جب ہوچکے سارے پیمبر
ہوئے تب خلق مین پیارے پیمبر

کوئی اس بات کو تب سمجھے کسیطرح
سمجھ ہمنے لیا اسکو اسی طرح

خصوص انمین نبی کا تھا جو بھائی
کہون کس منہ سے مین اُسکی برائی

نہین پاتا ہون مین اتنا زبان کو
اور اُس اپنی زبان کے مین بیان کو

بیان اُسکا خدا ہی سے ہوا ہے
و یا کچھ مصطفےٰ ہی سے ہوا ہے

سب اصحاب ہوئے نیچے یون ہی بیشک
علی کو جان کہا اور کر نہ بک بک

نبوت جو ہوئی آخر نبی پر
خلافت ختم ہو دو نبی علی پر

بس آگے تو زبان مت کھول رنگین
یہ ہی جا ہے ادب مت بول رنگین

مناجات بجناب قاضی الحاجات

دیا ہے تو نے یارب مجھکو سب کچھ
طلب کرتا نہین مین تجھسے اب کچھ

سوا اسکے نہین اب اور یارا
کہ عرض اپنی کرون تجھسے دوبارا

جہان سے مجھکو با ایمان اٹھانا
وگرنہ کچھ نہین میرا ٹھکانا

اگر اک آرزو میری بڑی ہے
کہ مشکل سخت وہ مجھپر پڑی ہے

حواس و ہوش کو آپ اپنے کھوکر
یہ اب مین مانگتا ہون تجھسے روکر

الٰہی کر قبول اس مدعا کو
اجابت کے لگا پر اس دعا کو

مری یہ عرض ہے اب تجھسے یارو
رکھو تم دھیان سے گر کان ادھر کو

بیان سبب تالیف این نسخۂ نادر

تو پھر مین مدعا پر اپنے آؤن
تھین اک سرگذشت اپنی سناؤن

خیال آیا کہ یہ دنیا ہے فانی
خدا جانے ہے کر دن زندگانی

زن و فرزند سب دشمن ہین جی کے
نہین آتا کوئی آڑے کسی کے

وہان حالت بنیگی اور اپنی
کہ ہم ہونگے فقط اور گور اپنی

یہی تھا سوچ مجھکو کیا کرون مین
گرہ محکم ہے کیونکر وا کرون مین

اذیت جب بہت سی پائی مین نے
تو پھر ناچار یہ ٹھہرائی مین نے

یہ کہکر گھر سے نکلا بے سروپا
پھرا مدت تلک صحرا بہ صحرا

کسی جا پر نہ تھا آرام مجھکو
نہ تھا وحشت سوا کچھ کام مجھکو

تو مین نے یون کہا دل سے کہ یارا
کہ کب تک زندگی سے ہیے بیزارا

پر اس جا تک جو میرا دھیان پہنچا
یکایک لکھنؤ مین آن پہنچا

محمد بخش نام انکا ہے مشہور
میان مچھو ہے عرف انکا بدستور

خدا انکو ہمیشہ شاد رکھے
غم و اندوہ سے آزاد رکھے

رہے انکو ہمیشہ تندرستی
نہ پھٹکے گرد انکے آ کے سستی

فلک کے ہاتھ سے مین تنگ آیا
تو ابر اک غم کا میرے دل پہ چھایا

عبث لہو و لعب مین یونہین اوقات
کرون برباد کیون اپنی مین اوقات

الگ ہو جائینگے کھا کھا کے سارے
پڑیگی آفت آ سر پر ہمارے

کیا دلکو جو اس دے نے بیتاب
تو بالکل اڑگیا میرا خور و خواب

ہزارون شوق رہے دل نے بتائے
ولیکن کوئی مجھکو خوش نہ آئے

اگر گور کھتے نہین کچھ پاس توشہ
پر اب لازم یہی ہے لیجے گوشہ

کوئی مجھکو نظر آتا جو انسان
تو رم کرتا مین اُس سے مثل حیوان

رہا مدت تلک یون خانہ بردوش
مجھے پھر ایکدن جو آگیا جوش

کہانتک عشق مستی مین رہیے
بس اب چلیے کسی بستی مین رہیے

میان مچھو جو یان اک مہربان ہین
وہ اپنے سب طرح سے قدردان ہین

میان فتح در ہین انکے چھوٹے بھائی
انھون مین خیر بی انسے ہے سوائی

یہان دولت کا ہو سامان انکو
وہان ہو دے نصیب ایمان انکو

گئے لیکر مجھے وہ اپنے گھر کو
رکھا لا میرے آگے مال و زر کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کی راہ کا وادی نہ کم ہو
روان تا حشر سپر اگر قلم ہو
کہاں قدرت قلم نے اتنی پائی
کہ یہ اُسکی کرے صنعت نمائی

سب اُس وادی مین آ چھپا گئے ہین
فرس کو فہم کے ڈپٹا گئے ہین
بہت سی سب نے اُسمین خاک چھانی
ولے کچھ اُسکی ماہیت نہ جانی

مری کب حمد کے قابل زبان ہو
یہ خود کیا ہے اور اُسکا کیا بیان ہو
کوئی ہر چند دھیان اپنا لگاوے
نہ پاوے کنہ کو اُسکی نہ پاوے

سمجھ یان فہم کا پھلتا نہین ہے
یہان کچھ عقل کا چلتا نہین ہے
بھلا ہو ہوش کی کیونکر رسائی
کہ ہے یان بندگی اور وان خدائی

یہان جو کچھ کیا ہے اُسنے پیدا
کیا ہے کب کسی پر سب ہویدا
مگر جسکو محمد کرکے بولا
کچھ اپنا اُس ہی پر احوال کھولا

در نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

لکھوں نعت اُسکی مین کسطرح ساری
براق ادنیٰ تھا جسکی اک سواری

بڑا ہے عرش سے بھی اُنکا پایا
کہ سب کچھ جنکی خاطر ہے بنایا
بظاہر گرچہ وہ اُمّی تھے لیکن
بھرا تھا علم سے کُل اُنکا باطن

وہ باتین اُنکے یقین دیکے آسان
کہ جنکو کر سکے مطلق نہ انسان
بیان اُنکے کرین کیا تُمسے اوقات
یہ الفت اُنکو تھی ہمسے کہ دن رات

جناب کبریا مین کرکے زاری
طلب کرتے تھے آمرزش ہماری
اگر حامی نہوتے ایسے کامل
تو بیشک ہمکو پڑتی سخت مشکل

نبی کتنے گئے اس غم سے روتے
کہ ہے کاش اُنکی ہم امت مین ہوتے
تلف یون ہی ہوئی سب اُنکی رقت
بر آوے گی مگر عیسےٰ کی حسرت

سرا مین اپنی ہم قسمت کو رنگین
کہ امت مین ہوے ہم آنکے بے کین
یقین بس چاہتی ہیگی مری فکر
کہ اصحابو نکا اُنکے مین کرون ذکر

در مدحت چار یار و منقبت صاحب ذوالفقار و دلدل سوار رضی اللہ عنہم

وہ چارون یار پیغمبر تھے اسطرح
بعینہ جیسے مین کہتا ہون جسطرح
بہمہ جان تھے اُن سب کی لاریب
وہ منحصر چار پہ تھے ہر جا بدسکے عیب

بمعون صانع مکین و مکان فضل و خلاق زمین و زمان نسخہ

فرسنامہ رنگین

مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ میں بحسن انطباع مطبوع ہوا

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب طب اُردو کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت
کتب مخصوص چوپاؤن اور پرندونکا علاج	
علاج المواشی - انگریزی سے ترجمہ مع نسخہ جات۔	۳ر
علاج احسانی - از حکیم احسان علی۔	۲ر
زینة الخیل - گھوڑون کی خوبی اور بُرائی باتصویرات و اشکال اور اُنکے امراض کے علاج از منشی محمد مہدی دو قسم۔	
(۱) باتصویرات رنگین	عہ/ب
(۲) تصویرات بغیر رنگ۔	۹ر۶پا
فرسنامہ مع علاج الفیل - جس مین گھوڑون اور ہاتھیون کے مفصل حالات اور انکی قسمین اور رنگ اعضا کی شناخت اور ہر مرض کی دوائین وغیرہ بہت وضاحت سے مندرج ہین مطبوعہ غیر۔	۱ر ب
رسالۂ تشریح الفرس - مصنفہٗ راجہ جیسور راؤ صاحب اس رسالہ کے مطالعہ سے ہر شائق گھوڑون کے حسن و قبح کا ماہر بن سکتا ہی - جدید الطبع و جدید التصنیف۔	۲ر ب
ایضاً بحسب مراتب بالا کاغذ گندہ۔	۳ر

نام کتاب	قیمت
کتب مختص بعلاج انسان	
تشریح الاسباب - مع نقشہ بروج فلکی از حکیم قاضی الٰہی بخش۔	۸ر
رسالہ زبدة المفردات - مع رسالہ نظم بارق از حکیم سید علی حسین صاحب۔	۲ر۶پا
زبدة الحکمت - تینون فصلون کے خورد و نوش کا طریقہ حفظ صحت۔	۱ر۶پا
رسالہ تعریف النبض - مولفہ حکیم مرزا بشیر احمد	۲ر
شفاء الامراض - از حکیم محمد عبد الحکیم صاحب	عہ ر
ترکیب العلاج - مع ترمیم و اضافہ نسخہ جات مولفہ حکیم امیر الدین خان جدید الطبع۔	عہ/ب
رسالۂ دافع طاعون - مولفہ رائے ہزار ی لال ہیڈ ماسٹر اودے پور۔	۲ر ب
مفید الاجسام مع فوائد عجیبہ ہر مرض کے نسخے مولفہ سید فضل علی ہیڈ ڈاکٹر۔	۳ر۳پا
طب احسانی مولفہ حکیم احسان علی۔	۲ر۶پا
مجمع البحرین - از حکیم حیدر خان حاوی طب یونانی و ڈاکٹری۔	سےر ب
علاج الغربا - ترجمہٗ حکیم اصغر علی۔	۸ر

LIBRARY

22200048692

PAM / SAA
303

معہ صنائع مکین و مکان فضائل و خلائق زمین و زمان نسخہ

فرس نامہ رنگین ۱۹۰

مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ میں بہ حسن انطباع مطبوع ہوا

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

یک جزو